﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 21؍جنوری 2011ء | 17؍صفر 1432 ہجری قمری ❁ 21؍صلح 1390 ہجری شمسی | شمارہ 03

نماز۔محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔تو آپؐ نے فرمایا:

نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔

(بخاری کتاب الجہاد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں کی زبان سے محض ناواقف ہیں۔اگر واقف ہوتے تو سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں کس قدر استعارات سے کام لیا جاتا ہے اور یہ کوئی خاص بات نہیں۔عام طور پر قانون الٰہی رؤیا اور پیشگوئیوں کے متعلق اس قسم کا ہے۔

اگر پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت کا ثبوت بہت مشکل ہو جاوے گا۔

جب یہ ثابت ہے کہ الفاظ میں استعارات بھی ہوتے ہیں اور خصوصاً پیشگوئیوں میں تو پھر مسیح کے نزول کے متعلق جو پیشگوئیوں میں الفاظ آئے ہیں ان کو بالکل ظاہر ہی پر حمل کر لینا کونسی دانشمندی ہے؟

ان معاملات میں اختلاف کی جڑ دو ہی باتیں ہوا کرتی ہیں کہ مجاز اور استعارہ کو چھوڑ کر اس کو ظاہر پر حمل کر لیا جائے اور جہاں ظاہر مراد ہے وہاں استعارہ قرار دیا جائے۔

ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ خیالی امور نہیں بلکہ یقینی باتیں ہیں جن کے ساتھ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ ہیں اور تائیدات الٰہیہ بھی ہیں۔جو آج نہیں سمجھتا وہ آخر سمجھے گا۔اللہ تعالیٰ کے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔

’’اب ایک شخص کو بطور وسوسہ کے یہ اعتراض گزرتا ہے کہ مسیح آسمان سے اترے گا اور اس کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور وہ دجّال کو جس کے ہاتھ میں خدائی کی ساری قوتیں ہوں گی اور روٹیوں کا پہاڑ اس کے ساتھ ہوگا وہ قتل کرے گا۔اور آسمان سے تو یونہی اتر آئے گا مگر دمشق کے منارہ پر آ کر سیڑھی کے بغیر نہ اترے گا اور دجال مُردوں کو زندہ کرے گا وغیرہ بہت سی باتیں ہیں جو نزول المسیح کے متعلق ان لوگوں نے بنا رکھی ہیں۔اور دجال کے لئے کہتے ہیں کہ وہ کانا ہوگا مگر دجال اس کے لئے یہ نہیں کہہ سکے گا کہ وہ اس لئے کانا ہے کہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک ہے اور سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے۔اب ان باتوں پر اگر دانشمند غور کرے تو خود اس کو ہنسی آئے گی کہ کیا کہتے ہیں۔

ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ خیالی امور نہیں بلکہ یقینی باتیں ہیں جن کے ساتھ نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ ہیں اور تائیدات الٰہیہ بھی ہیں۔جو آج نہیں سمجھتا وہ آخر سمجھے گا۔اللہ تعالیٰ کے نُور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔

یاد رکھو الفاظ کے معنے کرنے میں بڑی غلطی کھاتے ہیں۔بعض وقت الفاظ ظاہر پر آتے ہیں اور بعض اوقات استعارہ کے طور پر آتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے لمبے ہاتھوں والی بی بی فوت ہوں گی۔اور آپؐ کے سامنے ساری بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے بھی شروع کر دیئے اور آپ نے منع بھی نہ فرمایا۔لیکن جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو اس کے معنے کھلے کہ لمبے ہاتھوں والی سے مراد اس بی بی سے تھی جو سب سے زیادہ سخی تھی۔ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایسی آیتیں موجود ہیں جن کے اگر ظاہر معنے کئے جائیں تو کچھ بھی مطلب نہیں نکل سکتا۔جیسے فرمایا: مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی (بنی اسرائیل:73) اب آپ وزیر آباد میں حافظ عبدالمنان سے جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے، دریافت کریں کہ کیا اس آیت کا یہی مطلب ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا؟ یا ظاہر پر اس سے مراد نہیں لی جاتی، کچھ اور مطلب ہے۔یقیناً اس کو یہی کہنا پڑے گا کہ بیشک اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہر اندھا اور نابینا قیامت کو بھی اندھا اور نابینا اٹھے بلکہ اس سے مراد معرفت اور بصیرت کی نابینائی ہے۔

جب یہ ثابت ہے کہ الفاظ میں استعارات بھی ہوتے ہیں اور خصوصاً پیشگوئیوں میں، تو پھر مسیح کے نزول کے متعلق جو پیشگوئیوں میں الفاظ آئے ہیں ان کو بالکل ظاہر ہی پر حمل کر لینا کونسی دانشمندی ہے؟ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں ظاہر پرستی سے کام لیتے ہیں، اور ظن سے کام لیتے ہیں۔مگر یاد رکھیں کہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (النجم:29) اور بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات:13)

پس اگر بدظنی سے کام لیتے ہیں اور ظاہر معنوں ہی پر حمل کرتے ہیں تو پھر نابینوں کو تو نجات سے جواب ہوگا۔ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ کیوں ناحق ایسی بات پر زور دیتے ہیں جس کے لئے ان کے پاس کوئی یقینی ثبوت نہیں ہے۔یہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں کی زبان سے محض ناواقف ہیں۔اگر واقف ہوتے تو سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں کس قدر استعارات سے کام لیا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ سونے کے کڑے پہنے ہوئے ہیں تو اس سے مراد جھوٹے نبی تھے اور جب آپؐ کو گائیوں کا ذبح ہونا دکھایا گیا تو اس سے مراد صحابہؓ کی شہادت تھی۔اور یہ کوئی خاص بات نہیں عام طور پر قانون الٰہی رؤیا اور پیشگوئیوں کے متعلق اس قسم کا ہے۔دیکھو حضرت یوسفؑ کی رؤیا جو قرآن شریف میں ہے کیا اس سے سورج اور چاند اور ستارے مراد تھے؟ یا عزیز مصر کی رؤیا جس میں گائیاں دکھائی گئی تھیں اس سے فی الواقعہ گائیں مراد تھیں یا کچھ اور؟ اس قسم کی ایک دو نہیں ہزاروں ہزار شہادتیں ملتی ہیں۔مگر تعجب کی بات ہے کہ نزول المسیح کے معاملہ میں یہ لوگ ان کو بھول جاتے ہیں اور ظاہر الفاظ پر زور دینے لگتے ہیں۔ان معاملات میں اختلاف کی جڑ دو ہی باتیں ہوا کرتی ہیں کہ مجاز اور استعارہ کو چھوڑ کر اس کو ظاہر پر حمل کر لیا جائے اور جہاں ظاہر مراد ہے وہاں استعارہ قرار دیا جائے۔اگر پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ نہیں ہے تو پھر کسی نبی کی نبوت کا ثبوت بہت مشکل ہو جاوے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 371-372 جدید ایڈیشن)

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ UK 2011ء

جامعہ احمدیہ UK کی درجہ ممہدہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انٹرویو) 18-19 جولائی 2011ء کو انشاء اللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

تعلیمی معیار:

درخواست دہندہ کے کم از کم چھ مضامین میں جی سی ایس ای (GCSE)، کم از کم تین مضامین میں اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم گریڈ یا 60% سے کم نمبر نہ ہوں۔

عمر:

جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالبعلم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالبعلم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19 سال ہونی چاہئے۔

میڈیکل رپورٹ:

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے تفصیلی میڈیکل رپورٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہئے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو:

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کے لئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نَو سلیبس اور انگریزی و اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی کینڈیڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق:

درخواست، متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قبول ہوگی:۔

1۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔
2۔ درخواست دہندہ کی صحت کی بابت تفصیلی میڈیکل رپورٹ (بزبان انگریزی)۔
3۔ جی سی ایس ای/اے لیولز کے سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔
4۔ پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔
5۔ درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرق ہدایات:

1۔ درخواست میں کینڈیڈیٹ کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔
2۔ مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ UK میں 30؍جون 2011ء تک پہنچنی لازمی ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔
3۔ جامعہ احمدیہ UK کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK
2 South Gardens , Collierswood ,
London, SW19 2NT
Tel: 020 8542 9850 - 020 8544 2862 -Fax: 020 8417 0348

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ یوکے)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7؍جنوری 2011ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

تمام امراء کرام/ مبلغین انچارج/صدران جماعت سے درخواست ہے کہ

(1) نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کردیں اور اسم وار فہرست ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ کوشش کریں کہ وعدہ جات کے حصول کا کام جلد مکمل ہوجائے۔
(2) کوشش کریں کہ کوئی بھی فرد جماعت اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔
(3) نومبائعین کو بطور خاص اس مقدس تحریک میں شامل کیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

’’عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

نہیں ہتھیار ایسا کُل جہاں میں　　دعا کا تیر سجدے کی کماں میں
یہ طائر گنگنائیں بوستاں میں　　زبانِ مہدیٔ آخر زماں میں

’’عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

دعا اور صبر کا رشتہ بہم ہے　　عجب خلوت کے آنسو میں بھرم ہے
یہ محفل سے چھپی جو چشمِ نم ہے　　عطائے خاص ، مولا کا کرم ہے

کروڑوں اشک ہیں سیلِ رواں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

بدل دے زخم سارے خود شفا میں　　بدل جائے ہوائے غم صبا میں
جو ہیں ثابت قدم مُلکِ جفا میں　　انہیں ہرگز نہ بھولیں گے دعا میں

خدا رکھے ہمیں اپنی اماں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

دعا پر کس قدر کامل یقیں ہے　　اور ایسا صبر کہ صد آفریں ہے
ہمیں خوف و خطر زیبا نہیں ہے　　فلک پر شورِ نصرت بالیقیں ہے

ہیں صف آرا بھی لشکر آسماں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

مری پرواز تو دُور از زمیں ہے　　مری منزل بہت آگے کہیں ہے
مجھے تھکنا نہیں ، رکنا نہیں ہے　　ملا قسمت سے دورِ آخریں ہے

ہیں پھر بھی اوّلیں کے کارواں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

ترا تو مدّعا مال و متاع ہے　　مرا سب کچھ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے
تری منزل رہِ جور و جفا ہے　　مرا جادہ کسی کا نقشِ پا ہے

ملیں طائف کی گلیاں داستاں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

نقوش دائمی تمغے بنے ہیں　　مرے جو زخم سینے پر سجے ہیں
یہ اب بھی کربلا کے سلسلے ہیں　　یزیدی تم ، حسینی ہم ہوئے ہیں

نجانے اب بھی ہو تم کس گماں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یا ر نہاں میں‘‘

محمدؐ کے قدم سے سب ملا ہے　　خلافت بھی اسی کا معجزا ہے
مرا آقا بُروزِ مصطفیٰ ہے　　شبانہ روز مصروفِ دعا ہے

خلافت ہے خدا کے سائباں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

وفا میں جاگتی راتوں کے صدقے　　اور ان درّثمیں اشکوں کے صدقے
اطاعت میں پڑھے نفلوں کے صدقے　　لہو کے آج سب قطروں کے صدقے

ہمیں رکھ سرخرو ہر امتحاں میں
’’نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں‘‘

(فاروق محمود۔ لندن)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر128

ایم ٹی اے3العربیة (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے ایم ٹی اے3العربیة کے اجراء اور اس موقعہ پر منعقد کی جانے والی ایک خصوصی تقریب کے بارہ میں محترم نصیر احمد قمر صاحب مدیر الفضل انٹرنیشنل کی تیار کردہ رپورٹ کا ذکر کیا تھا اوراس موقعہ پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب، مکرم سید نصیر شاہ صاحب چیئر مین ایم ٹی اے اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کی تقاریر کا کچھ حال درج کیا تھا۔ ذیل میں مذکورہ رپورٹ کا بقیہ حصہ نقل کیا جاتا ہے جس کے بعد عرب دنیا کے منصفین اور حق کے طالبوں کے کچھ تبصرے نقل کئے جائیں گے۔

مذکورہ تقریب میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کی تقریر کے بعد کا حال درج کرتے ہوئے مکرم نصیر احمد صاحب قمر لکھتے ہیں:

دلآویز Presentation

”مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے خطاب کے بعد سکرین پر mta-3 العربیہ کے اجراء اوراس کے پروگراموں سے متعلق ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ایک بہت ہی عمدہ طور پر ترتیب دی گئی تصویری جھلکیوں کا پروگرام شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ایم ٹی اے کے آغاز اوراس کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے mta-2 الثانیہ۔ اور پھر mta-3 العربیہ کے آغاز تک کی منتخب تصویری جھلکیاں پیش کی گئیں۔

اس نہایت درجہ دلآویز Presentation میں ہمارے عربی پروگراموں سے متعلق مختلف مسلم وغیر مسلم ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ویڈیو جھلکیاں بھی دکھائی گئیں اوران کے خطوط وای میل کے ذریعہ ملنے والے تاثرات بھی پیش کئے گئے جن میں انہوں نے جماعت کے عربی پروگراموں کوسراہا اوران کی تعریف کی ہے۔ ہر پیغام یارائے کے بعد جو عربی میں پیش کی جاتی تھی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کارکن عربک ڈیسک اس کا اُردو میں ترجمہ پیش کرتے رہے۔ ذیل میں وہ منتخب آراء ہدیہ قارئین ہیں جو اس تقریب میں پیش کی گئیں۔ (چونکہ ان میں سے اکثر آراء کاتعلق اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کی ابتداء سے تھا اوران کا ذکر گزشتہ اقساط میں ہو چکا ہے اس لئے ان آراء پر مشتمل یہ حصہ اس رپورٹ سے نقل نہیں کیا جارہا)

یہ Presentation ایسی مسحور کن تھی کہ سب حاضرین پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کی وجہ سے تشکر وامتنان کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ یقیناً ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیقرار تمناؤں اور متضرعانہ دعاؤں اور آپ سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدوں کا فیضان ہے جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے توسط سے جماعت کو عطا ہوا۔ الحمدللہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔

اس Presentation کے اختتام پر چند اطفال نے جو عربی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ ”یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ“ سے بعض منتخب اشعار خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنائے۔ بچوں کے اس گروپ میں دو بھائی ایسے بھی تھے جنہیں یہ سارا قصیدہ زبانی یاد ہے اور ایسی عمدگی سے یاد ہے کہ اگر انہیں شعر کا نمبر بتا دیا جائے تو وہ زبانی وہ شعر سنا سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Quiz کے انداز میں ان کا ٹیسٹ لیا اور مختلف اشعار سنانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد دونوں بچوں کو پاس بلا کر کینیڈا سے ایک احمدی دوست کی طرف سے ان بچوں کے لئے بھجوائی گئی انعام کی رقم تحفةً عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ یہ لمحہ اس تقریب کا معراج تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اردو زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور چند جملوں کے بعد سکوت اختیار فرماتے اوراس دوران مکرم عبدالمومن صاحب طاہر (انچارج عربی ڈیسک) عربی زبان میں اس کا مفہوم بیان کرتے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:

آج یہ فنکشن ایم ٹی اے کے کارکنان اور ہمارے عرب بھائیوں کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ mta 3-العربیہ کا اجراء کرنے میں ان لوگوں نے جو مدد کی، جو تعاون کیا اور آئندہ بھی کریں گے اس کو ہم یاد رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی ایک عارضی انتظام کیا گیا ہے لیکن مئی کے تیسرے ہفتے میں باقاعدہ طور پر mta 3-العربیہ کے پروگرام عرب دنیا میں دیکھے اور سنے جائیں گے۔ ویسے تو اب بھی اسی طرح دیکھے جارہے ہیں لیکن اس میں باقاعدگی آجائے گی اور جو بعض ٹیکنیکل کمیاں اور سقم ہیں ان کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ ہم میں سے ہر احمدی جانتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تحریرات سے ہمیں پتہ چلتا ہے، آپ کے عمل سے پتہ چلتا ہے، آپ کے ساتھ رہنے والوں کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جو عشق اور محبت اور پیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو آنحضرت ﷺ سے تھا وہ بیان نہیں کیا جاسکتا اور اس کی کوئی مثال نہیں دی جاسکتی۔ آپ کا یہ عشق ومحبت ہی تھا جس نے عرش کے پائے ہلائے اور اسلام کی نشأة ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا۔ اور آپ کا یہ عشق ومحبت ہی تھا جس نے اسلام کے لئے آپ کے دل میں بے انتہا درد پیدا کیا اور آپ کے دل میں اسلام کی تبلیغ اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی ایک ایسی تڑپ اور لگن لگائی کہ اگر آپ کے بس میں ہوتا تو راتوں رات ساری دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے آتے۔ جب آپ کے دل میں اتنی تڑپ تھی تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ اس علاقے میں، ان ممالک میں جن میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اسلام پھیلا ان میں کسی بھی دوسرے مذہب کی موجودگی آپ برداشت کرتے یا آپ یہ برداشت کر سکتے کہ مسلمانوں کی حالت ان علاقوں میں ایسی ہے جس سے بعض جگہوں پر تو مسلمان کہلانے والوں کو دیکھ کر بھی شرم آتی ہے۔ آپ کی اس تڑپ نے کہ اسلام کا پیغام اور آنحضرت ﷺ کی حکومت تمام دنیا پر قائم ہو آپ کے دل میں اتنا درد پیدا کر دیا تھا کہ آپ کی راتیں بھی روتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے گزرتیں۔ آپ کی اسی تڑپ کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ 'خدا تیری ساری مرادیں پوری کرے گا' اور پھر فرمایا کہ 'وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کردے گا'۔ حضور نے فرمایا کہ یہ الہام جو ہے کہ ”وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کر دے گا“، یہ نہیں کہا کہ کرے گا۔ ”کردے گا“ کے الفاظ ہیں۔ یعنی آپ بے چین نہ ہوں، یہ یقینی بات ہے اور یہ لکھی گئی ہے، یہ تقدیر الٰہی بن چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کے دروازے کھول دیئے ہیں اور ضرور تمہاری مدد کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک الہام ہے 'مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں'۔ اوراسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے 'اَجْرُکَ قَائِمٌ وَ ذِکْرُکَ دَائِمٌ'۔ تیرا اجر قائم اور ثابت ہے اور تیرا ذکر ہمیشہ رہنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہم ان پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں، ان الہاموں کو دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو دیکھتے ہیں اور پھر جماعت احمدیہ کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو دیکھتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل تسلی پکڑتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب ہم اسلام اور احمدیت کی فتح اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا پر لہراتا ہوا دیکھیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک کے لئے جو ایک نیا اجراء ہوا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ہورہا ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک سو مبارک دی ہے۔ اس کے لئے تمام عرب دنیا کے احمدی اور تمام وہ لوگ جو MTA پر اپنا وقت دیتے ہیں اور اس خدمت پر مامور ہیں ان کے لئے بھی مبارکباد ہے اور یہ خوشخبری بھی ہے کہ یہ جو تمہاری کوششیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک ہو کہ یہ کامیابی کی طرف جو قدم چلے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی یہ پروازیں جو چل پڑی ہیں یہ بہت جلد انشاء اللہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور الہام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا“۔ حضور نے فرمایا کہ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی محبت کرنے والے گروہ میں شامل ہو رہا ہے۔ وہ شخص جو قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اکیلا اور یکا وتنہا تھا آج اس کے لاکھوں کروڑوں محبّ پیدا ہوچکے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی تکمیل کی ایک کڑی ہے ورنہ لوگوں کے دلوں کو بدلنا کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ انہی دلی محبوں کے گروہ میں ہمیں عرب دنیا میں بھی وہ محبّ نظر آتے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے بے انتہا عشق ومحبت ہے اوراس کی جھلک آپ ہمارا جو عربی کا پروگرام چل رہا ہے اس میں دیکھ چکے ہیں۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا، شریف عودہ صاحب نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا، یہ ہانی طاہر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تمیم ابودقہ صاحب ہیں اور بہت سے عرب ہیں جن کی محبت ان کے چہروں سے ٹپکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے عرب ملکوں میں جا کر یہ انقلاب پیدا کیا۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ مَیں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا جو محبت میں اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ محبوں کا گروہ ہمیں مَردوں میں بھی نظر آتا ہے، عورتوں میں بھی نظر آتا ہے، بچوں میں بھی نظر آتا ہے۔ جب عرب ملکوں کے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں، اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں اور جب ملتے ہیں اور جس محبت کا اظہار کرتے ہیں وہ صاف بتا رہی ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ مَیں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا وہ انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اب عرب دنیا میں بھی ان محبّوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا جب تمام عرب امت واحدہ بن کر ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ mta 3 کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا۔ پس اس بات کو ہمیں اور زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دلانے والا بننا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم ان دعاؤں کی طرف توجہ دیتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ان ترقیات کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن جائیں۔

آخر پر حضور انور نے جماعت کے عربی پروگراموں سے متعلق اپنے نیک تاثرات کا اظہار کرنے والے عرب بھائیوں اور بہنوں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں سے کچھ کے تاثرات آج کی تقریب میں پیش کئے گئے تھے فرمایا کہ ان سے مَیں کہتا ہوں کہ تمہارے ان جذبات کا اظہار بجا، ہم اس پر شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن صرف جذبات کا اظہار کر دینا کافی نہیں ہے۔ آج اسلام کی تائید کے لئے اس چنیدہ کی مدد کے لئے آگے آؤ اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر اسلام کا دفاع کرو اور اسلام کی فتوحات میں اس کے سپاہی بن جاؤ۔ یہی ایک جری اللہ ہے، یہی ایک سپہ سالار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اس لئے اب تمام عرب دنیا کا فرض بنتا ہے جو اوّلین طور پر آنحضرت ﷺ کی اس بات کے مخاطب تھے کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کے پاس جانا اور اس کو میرا اسلام کہنا۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ اس فرض کو نبھاؤ اور آنحضرت ﷺ کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ۔ اللہ کرے کہ میرا یہ پیغام بھی آپ کے دلوں کو نرم کرنے والا بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد جو ہمارے پر فرض بنتا ہے اور جماعت کا جو ہم پر حق بنتا ہے اس کو صحیح طور پر ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری تائید و نصرت فرماتا رہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عربی طرز پر تیار کردہ کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ یہ نہایت پر مسرت، مبارک اور ایمان افروز تقریب اختتام کو پہنچی۔

(الفضل انٹرنیشنل 25مئی 2007)

mta 3-**العربیہ** کی اس روح پرور و مسحور کن تقریب کے احوال کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک چینل کے شروع ہونے پر بعض عربوں کے تبصرے نقل کر دیئے جائیں۔

چینل توجہ کا مرکز بن گیا

۞......مکرم خالد سعید التمیمی صاحب یمن سے لکھتے ہیں:

مَیں قاہرہ میں پڑھ رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اتفاق سے آپ کا چینل دیکھا۔ پھر وہی میری توجہ کا مرکز بن گیا، اور دن رات احمدیت کے بارے میں غور کرتا رہتا ہوں۔ مَیں حق تک پہنچنا چاہتا ہوں۔

مذہبی دنیا کے سرجن

۞......عبد الحمید السید صاحب آف سیریا لکھتے ہیں:

مَیں اس نہایت پیارے چینل کو شروع کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو عقل کو روشن کرنے والے اعلیٰ درجہ کے مضامین پیش کرتا ہے اور دینی عقائد کے بارہ میں حق کھول کر رکھ دیتا ہے تا ہر ایک ٹھوس تشریحات کی روشنی میں اپنی راہ متعین کر سکے۔ یقیناً یہ تشریحات عظیم ثمرات کا پیش خیمہ ہیں۔ جو بھی آپ لوگوں کی بات سنتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے۔ آپ دینی عقائد پر مضبوطی سے قائم ہونے والے لوگ ہیں۔ آپ دین کے میدان میں ایسے ہیں جیسے طب کے میدان میں سرجن ہو، چنانچہ آپ نے بڑے بڑے آپریشن کئے ہیں۔

فطرت یہ پیغام قبول کرتی ہے

۞......مکرم عبداللہ صاحب عراق سے لکھتے ہیں:

مَیں عراق کی ایک غریب سی بستی کا باشندہ ہوں۔ Law میں ڈگری کی ہوئی ہے۔ اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر اور اَجْوِبَہ عن الإیمان اور خطابات اور قصائد کے ذریعہ آپ کی جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلندیٔ فکر کا پتہ چلا۔

جب مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو سمجھنے کی توفیق ملی تو مَیں نے دیکھا کہ میری فطرت نے اسے قبول کیا ہے۔ جب مَیں نے اس بات کا اظہار سرِ عام کرنا شروع کیا تو بعض متکبر مولویوں کے ہاتھوں مجھے ظلم کا نشانہ بھی بننا پڑا۔ مجھے آپ کے علاوہ اور کہیں جائے رحمت اور جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ میری کیفیت اس پیاسے کی سی ہو رہی ہے جو صحرا میں صاف پانی کو ترس رہا ہو۔

تسکینِ قلب میسر آ گئی

۞......مکرم حسین محمد حسن محمد النعیمی صاحب عراق سے لکھتے ہیں:

مَیں چالیس سالہ سنی عراقی مسلمان ہوں۔ بیس سال سے حق کی تلاش میں لگا ہوں اور اب آپ کے چینل کو دیکھ کر تسکینِ قلب حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک چینل کو مجھ جیسوں کے لئے علم و ہدایت کا مینار بنائے۔ میں بہت سے مسلمان بھائیوں سے بعض فقہی و عقائدی امور میں اختلاف رکھتا ہوں حتی کہ بعض امور عبادت میں بھی مجھے ان سے اختلاف ہے لہٰذا آج کل مساجد میں نہیں جاتا بلکہ گھر میں ہی نمازیں پڑھتا ہوں۔ اب آپ کے چینل کو دیکھا تو ایسے لگا ہے کہ اب مجھے وہ چیز مل گئی ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور دل کو تسلی ہوئی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی اس جماعت میں قبول فرمائیں گے۔ مَیں اس جماعت کی اِعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے خدمت کروں گا۔ از راہ کرم مجھے جماعت کے بارے میں مزید معلومات اور کتب فراہم فرمائیں تا کہ میں ان لوگوں کو اس حق کی تبلیغ کروں جن تک ابھی یہ باتیں نہیں پہنچیں اور جو حق کے متلاشی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر رحمتیں نازل فرمائے اور سب کو اسلام کی صحیح اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

منفرد انداز پسند آیا ہے

۞......مکرم ابو خمیس صاحب از فلسطین لکھتے ہیں:

پیارے احمدی بھائیو! مَیں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ مَیں نے آپ کے متعلق سنا اور اب آپ کا چینل دیکھتا ہوں۔ آپ کے دینی فہم و فراست، طریق تبلیغ، غیر اسلامی کتب پر طرز تنقید اور ان میں تحریف ثابت کرنے کا طریق اور اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو، میں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

گم گشتہ متاع مل گئی

۞......مکرم زیزی فضل صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

33 سال کی مسلسل نا امیدی اور دھکے کھانے کے بعد اب خوشی ملی ہے اور ایم ٹی اے کی صورت میں اپنی گم گشتہ متاع ملی ہے۔

مَیں نے آپ کے علمِ کلام کا دیگر سارے علومِ کلام کے ساتھ موازنہ کیا۔ آپ کا خوبصورت علمِ کلام روحانی اور عقلی اور منطقی غرض ہر لحاظ سے سیر کن اور لاجواب ہے البتہ کلام اللہ اور کلامِ رسول تو بہرحال سب سے مقدم ہے۔

واقعی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا علم کلام فطرت کے عین مطابق ہے اور کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا سوائے اس کے جس کا خدا نے سینہ نہ کھولا ہو۔ یہ حقیقتاً ربانی وحی ہے۔ ایک مہینے سے میں آپ کا چینل دیکھ رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اور تفاسیر پڑھوں اسی طرح آپ کے وہ سارے قصائد بھی جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آپ کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق ہیں

۞......مکرم راشد صاحب نے مراکش سے لکھا:

مَیں مراکش کا ایک مسلمان ہوں۔ آپ کے جملہ عربی پروگرام دیکھتا ہوں، اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق ہیں۔ میں نے مختلف مضامین میں Specialisation کی ہوئی ہے، اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں ہجرت کر کے آپ کے پاس آنے اور خدمت کرنے کو تیار ہوں۔

ہمارے گھر میں صرف یہی چینل چلتا ہے

۞......خالد محمد صاحب اردن سے لکھتے ہیں:

مَیں دو تین ماہ سے آپ کے چینل کے پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ جس دن سے ہمیں اس چینل کا پتہ چلا ہے اس دن سے ہمارے گھر میں اس کے علاوہ اور کوئی چینل نہیں دیکھا جاتا۔ مَیں پورے طور پر جماعت کی صداقت سے مطمئن تھا پھر بھی استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا کہ یہ جماعت حق پر ہے۔ اور خدا گواہ ہے کہ مَیں نے آپ کے چینل سے سن کر شروط بیعت لکھ لی ہیں اور ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

فتح مبین

۞......مکرم سامر اسلامبولی صاحب شام سے لکھتے ہیں:۔

آپ کا عربی چینل شروع ہونے کے ساتھ دنیا کے مشرق اور مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک فتح مبین اور عظیم الشان نصرت نصیب ہوئی ہے۔ بعض حکمرانوں کے (تنخواہ دار) فقہاء ایک عرصے سے احمدیت کی نہایت غلط تصویر پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن یہی احمدیت، اسلام دشمن چینل کے منہ میں ایسا پتھر بن گئی ہے جسے نہ وہ نگل سکتا ہے نہ اگل سکتا ہے۔ آپ نے وہ کام کر دکھایا ہے جس کے کرنے سے بیسیوں مفکرین اور سینکڑوں کتب اور تحقیقات قاصر رہیں۔ اب آپ ہر گھر میں داخل ہو چکے ہیں اور ہر فیملی کا ایک فرد بن گئے ہیں اور آپ نے ہر کاذب اور مفتری کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔

آپ نے مسلمانوں کی امیدیں بحال کی ہیں اور قرآن کریم کے ساتھ اپنے محکم تعلق کی بناء پر ایک پُر اعتماد دینی اور علمی محاذ قائم کیا ہے۔

پیارے برادران، اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا شروع کرنا ضروری اقدام تھا جس کے ذریعہ عیسائیت کے پراپیگنڈے کا بھرپور جواب دیا جا رہا ہے۔ نیز ان کو اپنی حدود کے اندر رہنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اور دوسروں پر حملے کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

چینل دل میں گھر کر گیا

۞......مکرم صابر خمیلہ صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

میرے اس خط میں محبت اور ناراضگی دونوں کا پیغام ہے۔ محبت کا ان عظیم الشان کوششوں کی وجہ سے جو آپ لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات پھیلانے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔ آپ کی باتیں بہت منطقی اور عقل و فہم کے بالکل قریب ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے اب میں انہیں ماننے لگ گیا ہوں۔ گو اس چینل میں سوائے چند افراد جیسے مکرم ہانی طاہر صاحب، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب، مکرم امیر صاحب اور چند دوستوں کے لوگ نظر نہیں آ رہے ہیں پھر بھی یہ چینل یہاں الجزائر کے نوجوانوں کے دلوں میں گھر کر گیا ہے اور وہ اس سے کافی متأثر ہیں۔ اس مختصر عرصہ میں آپ اپنی اسلامی خدمات کی وجہ سے بہت شکریہ کے مستحق ہو چکے ہیں، جبکہ دیگر اسلامی جماعتوں سے ہمیں سوائے تکفیر اور بدعت کے اور کچھ نہیں ملا۔ انہوں نے تو اسلام اور عقل و منطق کے برخلاف باتیں پھیلائی ہیں۔ نہ تو انہوں نے اسلام پھیلایا نہ اسلام پر عمل کرنے کی کسی کو تلقین کی بلکہ الٹا انہوں نے ہمارے اندر اسلام کے خلاف نفرت پیدا کی ہے اور خونریزی کو جہاد کا نام دے کر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

آپ سے ناراضگی اس وجہ سے ہے کہ آپ نے بہت دیر کی ہے۔ اتنے سالوں تک آپ کہاں تھے؟ اور ہمیں آپ کا علم کیوں نہیں ہوا؟ اسی دیر کی وجہ سے آج ہمارے دین کے نام کے ساتھ ایسے مفاہیم لگا دیئے گئے ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور آج ہم پر دہشتگردی کی تہمتیں لگائی جارہی ہیں۔

۞......مکرم صابر خمیلہ صاحب آف الجزائر اپنے ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

آپ میری اس خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتے جو مجھے MTA کے پروگرامز اور ان کوششوں کو دیکھ کر حاصل ہوتی ہے جو آپ اسلام اور امت مسلمہ کے لئے اور ان غلط اور فرسودہ مفاہیم کو بدلنے کے لئے کر رہے ہیں جو اسلام کی بجائے خرافات کے زیادہ قریب تھے۔ براہ کرم مجھے بھی اپنی جماعت میں شمار کر لیں۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

2010ء کے سال کا آغاز بھی جمعہ سے ہوا تھا جو بابرکت دن تھا اور اس کا اختتام بھی جمعہ سے ہو رہا ہے جو ایک بابرکت دن ہے۔

جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو شہادت کے لئے تیار کر رہی ہوں، ایسے لواحقین جن شہداء کے ہوں جو افسوس پر آنے والوں کو تسلی دلا رہے ہوں تو ایسا جان دینا جو ہے وہ خداتعالیٰ کی ناراضگی یا سزا کے طور پر نہیں ہوا کرتا۔ دلوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سامان خداتعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتے ہیں۔

ہم تو وہ قوم ہیں جو دشمن سے ڈر کر کبھی اپنے خدا کا دامن نہیں چھوڑتے۔

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اس سال احمدیت کے خوبصورت پیغام کو دنیا کے امیر ملکوں میں بھی اور دنیا کے غریب ملکوں میں بھی متعارف کروانے کا سامان پیدا فرمایا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا ہی نظارہ ہے۔

یہ قربانیاں جو شہدائے پاکستان نے دی ہیں، دیتے رہے ہیں، جس کی انتہا 2010ء کے سال میں بھی ہوئی، یہ قربانیاں انشاء اللہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ نہیں جا رہیں۔ احمدیت کا پیغام اور تعارف، اسلام کی امن پسند تعلیم کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں کثرت سے پہنچنا، یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ آئندہ دنیا کے افق پر احمدیت کی فتوحات اُبھر رہی ہیں۔

شہداء کی قربانیاں ہمارے ایمانوں میں بھی اضافے کا موجب بن رہی ہیں۔

ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں تجھے فتوحات دوں گا، یہ تو ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً ہوگا لیکن ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔

سال 2010ء میں رشین ڈیسک کے ذریعہ ایم ٹی اے پر رشین پروگرام بھی جاری ہیں۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں رشین احمدیوں کے خطوط آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو جو روحانی خزائن کے نام سے طبع شدہ ہیں جماعتی ویب سائٹ پر ایک سرچ انجن میں ڈالا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا کام تھا جو اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کی ٹیم نے کیا ہے۔ اس میں ہندوستان کے بہت سے نوجوان شامل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے نام سے کسی نے فیس بک (Face Book) پر اکاؤنٹ کھولا ہوا ہے جو غلط طریق کار ہے۔ احباب جماعت کو فیس بک کی قباحتوں سے بچنے کے لئے تاکیدی نصیحت۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 31؍دسمبر 2010ء بمطابق 31؍فتح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

آج اس سال کا آخری دن ہے، یعنی گریگورین کیلنڈر کے حساب سے جو آج کل دنیا میں رائج ہے یہ آخری دن ہے۔ گو کہ اسلامی سال کے پہلے مہینے کا آخری عشرہ بھی شروع ہو چکا ہے لیکن چونکہ دنیا میں اس وقت رائج کیلنڈر یہی ہے جس کو مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی سب اچھی طرح جانتے ہیں اور یہی تمام دنیا میں اب رواج پا چکا ہے۔ اس لئے عموماً نئے سال کے شروع ہونے کی مبارکبادیں بھی اس کیلنڈر کے حساب سے دی جاتی ہیں۔ اور رواں سال کے آخری دن کو بھی اسی حساب سے الوداع کہا جاتا ہے۔ عموماً الوداع کہنے کا رواج تو کم ہے لیکن نئے سال کے پہلے دن کا استقبال بڑے ذوق اور شوق اور شور وغل اور ہنگامے سے کیا جاتا ہے۔ اور اس استقبال میں دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کا باشندہ اپنی اپنی بساط اور رواج کے مطابق حصہ لیتا ہے تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا، آج کے دن کا ذکر اس لئے ہے کہ آج یہ اس سال کا، 2010ء کا آخری دن ہے۔ ہر سال آخری دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے، کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن اس سال ہمارے لئے سال کا یہ آخری دن بھی مبارک ہے۔ اس لئے کہ اس سال کا اختتام آج جمعہ کے بابرکت دن سے ہو رہا ہے۔ یہ 2010ء کا سال جس کا آغاز بھی جمعہ سے ہوا تھا، جو بابرکت دن تھا اور جس کا اختتام بھی جمعہ سے ہو رہا ہے جو جیسا کہ مَیں نے کہا ایک بابرکت دن ہے۔ کہنے والے کہہ سکتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ اچھا بابرکت دن ہے۔ بعض فتنہ پرداز، بعض مخالفین بھی احمدیوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کے لئے کہ تمہارے لئے اچھا سال ہے جس میں جماعت احمدیہ کو تقریباً سو افراد کی جان کی قربانی دینی پڑی، سو گھر اپنے باپوں، خاوندوں اور بچوں کے لئے رو رہا ہے۔ اگر بعض غیر از جماعت لوگوں نے ہماری شہادتوں پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے تو ایسے بھی ظالم ہیں اور کافی تعداد میں ہیں جو سخت دل ہیں، جنہوں نے ان شہادتوں کے حوالے سے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ مسلسل دھمکیاں بھی ہیں کہ ہم ابھی بہت کچھ تم سے کریں گے۔ یہ لوگ انسانیت سے عاری ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ساتھ خداتعالیٰ کے سلوک کو نہیں دیکھا کہ خداتعالیٰ اُن سے کیا کر رہا ہے۔ جن آفات نے انہیں گھیرا ہے اُس سے عبرت حاصل نہیں کی بلکہ اس کا بھی الٹا اثر ہو رہا ہے۔ اور اُن کی حالت قرآنِ کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے، قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ (الانعام:44) والی ہے۔ اُن کے دل ان چیزوں کو دیکھ کر اور بھی سخت ہو گئے ہیں اور شیطنت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (الانعام:44) اور شیطان نے جو وہ

کرتے تھے انہیں اور بھی خوبصورت کر کے دکھایا، یہ لوگ اس چیز کا مصداق بن رہے ہیں۔ پس یہ لوگ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ احمدیوں کی جانیں ہم نے لے لی ہیں اور ہم مزید تنگ کریں گے، مزید ان پر تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو کچھ ان کو شیطان نے خوبصورت کر کے دکھایا ہے اس کا ذکر تو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن شریف میں فرما دیا ہے کہ ایسے لوگ یہی کچھ کیا کرتے ہیں اور اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ایک بہت سخت انذار بھی کیا ہے۔

جہاں تک ہمارے شہیدوں کے گھروں کا تعلق ہے۔ انہوں نے تو ان شہادتوں پر کسی بھی قسم کا جزع فزع کرنے کی بجائے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح پیش کیا کہ ان کی سوچوں کے دھارے ہی بدل گئے ہیں۔ مختلف ممالک سے مَیں نے شہداء کے لواحقین سے ملنے کے لئے وہاں کے مقامی احمدیوں کو بھجوایا تھا۔ اور یہ وفود جب شہداء کی فیملیوں سے مل کر آتے ہیں تو اپنے ایمانوں میں بھی ترقی پاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں افریقہ کے بعض ممالک سے وفود بھجوائے تھے۔ ان میں ایک وفد غانا کا تھا۔ اُس میں غانا کے امیر اور مشنری انچارج وہاب آدم صاحب بھی تھے اور ایک اور احمدی دوست تھے، طاہر ھامنڈ (Homond) صاحب جو گھانین احمدی ہیں اور گھانا کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ یہ لوگ واپسی پر مجھ سے مل کر گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان شہداء کے عزیزوں، والدین، بیوی بچوں سے مل کر ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو رویے ہم نے وہاں دیکھے ہیں ہم سوچ ہی نہیں سکتے تھے۔ ہم انہیں تسلی دیتے تھے تو وہ آگے سے ہمیں ایمان کی مضبوطی کا اظہار کرتے ہوئے تسلی دیتے تھے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں میں جذبات سے مغلوب ہو کر آنسو آتے تھے تو وہ کہتے تھے ہمیں تو ہمارے جانے والے تمغے لگا گئے ہیں۔ تو اُن شہداء کے خاندانوں کا یہ رویہ تھا اور ہے۔ ایک احمدی طالب علم جو تھوڑا عرصہ ہوا یہاں UK میں تعلیم کے لئے آئے ہیں، کل ہی مجھے ملنے آئے تھے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ آج مَیں آپ سے اپنی ماں کی ہمت کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس طالب علم لڑکے کو مسجد میں دو گولیاں لگی تھیں۔ کہتا ہے مَیں جو زخمی ہوا ہوں تو ماں کو فون کر کے بتایا کہ اس طرح گولیاں لگی ہیں اور خون بہہ رہا ہے تو ماں نے جواب دیا کہ بیٹا میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ اگر شہادت مقدر ہے، خبریں آرہی ہیں، لوگ شہید ہوئے ہیں تو جرأت سے جان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا۔ کسی قسم کی بزدلی نہ دکھانا۔ بہرحال اس بچے کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ آپریشن سے گولی نکال دی گئی۔ تو جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو شہادت کے لئے تیار کر رہی ہوں، ایسے لواحقین جن شہداء کے ہوں جو افسوس پر آنے والوں کو تسلی دلا رہے ہوں تو ایسا جان دینا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی یا سزا کے طور پر نہیں ہوا کرتا۔ دلوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سامان خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ مَیں تو جب بھی شہداء کے لواحقین سے بات کرتا ہوں تو پُرعزم آوازیں ہی سننے میں ملتی ہیں۔

پس غیر ممالک سے افسوس کے لئے جانے والوں کے ایمان میں اضافہ، ماؤں کا اپنے بیٹوں کو شہادت کے لئے تیار کرنا اور پُرعزم جذبات کا اظہار، یہ خدا تعالیٰ کا فضل نہیں تو اور کیا چیز ہے؟ پس ہم تو وہ قوم ہیں جو دشمن سے ڈر کر کبھی اپنے خدا کا دامن نہیں چھوڑتے۔ ہم تو وہ قوم ہیں جو خوف اور بھوک اور مال اور جان کی قربانی کرنے سے ڈر کر خدا تعالیٰ کا دامن چھوڑنے والے نہیں۔ اپنے پیارے خدا سے بے وفائی کرنے والے نہیں۔ بلکہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر پھر اپنے خدا کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اپنے پیارے خدا کی رضا حاصل کر کے خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کرنے والے ہیں اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو مجھے خط لکھتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ (الاحزاب:24) اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو انتظار کر رہے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن سے قربانی لینا ہی مقدر ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس میدان میں ثابت قدم رہیں گے۔ پس کسی کا یہ اعتراض کہ کس طرح تم سال کے ابتداء اور سال کے اختتام کے بابرکت ہونے اور سال کے بابرکت ہونے کی بات کرتے ہو، ان پُرعزم اور خدا کی رضا حاصل کرنے والے لوگوں کے جواب سے باطل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے اس سال احمدیت کے خوبصورت پیغام کو دنیا کے امیر ملکوں میں بھی اور دنیا کے غریب ملکوں میں بھی متعارف کروانے کا سامان پیدا فرمایا ہے یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا ہی نظارہ ہے۔ اس سال میں ان شہداء کی قربانیوں نے جس طرح ہمیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے اسلام کے خوبصورت اور پُرامن پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیا ہے، اس کثرت سے جماعت کا تعارف اور اسلام کا پیغام پہلے کبھی نہیں پہنچا۔ مختلف ذرائع، مختلف میڈیا، چاہے وہ یورپ میں ہے، امریکہ میں ہے، افریقہ میں ہے، ایشیا میں ہے یہ سب دوسرے ذرائع اور میڈیا استعمال ہوئے۔ قومیں اپنے مقاصد میں قربانیاں دے کر ہی کامیاب ہوتی ہیں۔ یہ قربانیاں جو شہدائے پاکستان نے دی ہیں، دیتے رہے ہیں، جس کی انتہا 2010ء کے سال میں بھی ہوئی، یہ قربانیاں انشاء اللہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ نہیں جا رہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ احمدیت کا پیغام اور تعارف اسلام کی امن پسند تعلیم کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں کثرت سے پہنچنا، یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے اور یہ سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ یقیناً یہ بات ان قربانیوں کی قبولیت کا ایک حصہ ہے، ایک جزو ہے اور آئندہ دنیا کے افق پر احمدیت کی جو فتوحات اُبھر رہی ہیں، وہ اس سے بہت بڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ اس چمک کا نظارہ دکھانے والی ہیں۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ جس طرح ہمارے قربانیاں کرنے والوں کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن لوگوں کے زمرہ میں شامل فرمایا ہے، جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت 170)۔ جو لوگ اپنے ربّ کے حضور مارے گئے تم انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ پس وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دائمی رزق کو پانے والے ہیں جو ہر لمحہ اُن کے درجات بلند کر رہا ہے۔ یہاں اموات کے لفظ کے ساتھ اس آیت کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ جس کا خون رائیگاں نہیں جاتا۔ اور دوسرے یہ کہ جو اپنے پیچھے اپنے نقشِ قدم پر چلنے والے چھوڑ جاتے ہیں۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہم نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اپنے قربانیاں کرنے والوں کی نیکیوں کو بھی زندہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی قربانیوں کی وجہ سے جو کامیابیاں ملی ہیں ان سے بھی انہیں آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ جس پر وہ اپنی زندگیاں قربان کرنے کے بعد بھی خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر لی اور ان کی قربانیاں بھی انتہائی نتیجہ خیز ثابت ہوئیں۔ اس کا نقشہ سورۃ آلِ عمران میں اس طرح کھینچا گیا ہے کہ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (آل عمران:171) بہت خوش ہیں اس بات پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی اُن سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

پس ان شہداء کی قربانیاں ہمارے ایمانوں میں بھی اضافے کا باعث بن رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اس خوشخبری کو سن کر کہ وہ خوشخبریاں پا رہے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کے بارہ میں خوشخبریاں پا رہے ہیں، اس بارہ میں بہت سے خطوط خط لکھنے والے شہداء کے ورثاء مجھے لکھتے ہیں کہ ہم خواب میں فلاں شہید کو ملے، اپنے شہید کو ملے، بھائی کو ملے، باپ کو ملے، بیٹے کو ملے۔ اُس نے کہا کہ مَیں بہت خوش ہوں۔ یہاں عجیب نرالہ سلوک مجھ سے ہو رہا ہے۔ تم لوگ تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جب ہم اُن سے اُن کی خوشی کے اظہار سن کر اس یقین پر پختہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خاص رزق دے رہا ہے، اُن کے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے تو اس بات پر بھی ہمارا یقین بڑھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیچھے رہ جانے والوں کی کامیابیوں کے بارہ میں جو انہیں خوشخبریاں دے رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور سچ ثابت ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایک فیصلہ کر کے چلتی ہے تو پھر تدریجی نتائج پیدا کرتے ہوئے وہ اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ بندے کو بظاہر پتہ نہیں چل رہا ہوتا لیکن جب آخری نتیجہ نکلتا ہے تو پھر اسے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے کتنے سچے ہیں۔ وہ کتنے سچے وعدوں والا خدا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے زیادہ سے زیادہ اور جلدی فیض پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر چمٹنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی قربانیاں کرنے والوں کے نیک اعمال کا ذکر کرتے ہیں، اُن کی نیکیوں کا ذکر کرتے ہیں، مختلف خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں اپنے اعمال کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت جماعت کو جو کامیابیاں ملنی ہیں، جن کی خبریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے دیتا ہے، ہم بھی اُن کامیابیوں کا حصہ بن جائیں۔

اس بابرکت دن ''جمعہ'' کا مَیں نے ذکر کیا ہے تو اس سال اللہ تعالیٰ نے عموم سے ہٹ کر جو کبھی کبھی واقع ہوتا ہے ایک خصوصیت ہمیں دی ہے۔ اس سال میں اس خصوصیت سے گزارا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ابتداء بھی جمعہ سے اور انتہا بھی جمعہ سے۔ اور اس طرح عموماً سال کے باون جمعہ ہوتے ہیں، اس سال ترپّن جمعہ ہمیں ملے۔ اور حدیث کے مطابق جمعہ وہ دن ہے جس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندے کی دعا خاص طور پر قبول فرماتا ہے۔

(ماخوذاز بخاری کتاب الطلاق باب فی الاشارۃ فی الطلاق والامور حدیث نمبر 5294)

مَیں امید کرتا ہوں اور پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ ہم نے اپنی کوشش کے مطابق اپنے جمعے

GREAT NEWS

We at Wimbledon Solicitors are pleased to announce that we have been granted Legal Aid franchise in Immigration (including Asylum) cases, all Family matters, Crime and Employment. We have specialist lawyers in all fields who are waiting to help you. Please contact us for further details and an appointment

Tel: Nos: 020 8543 3302 (Wimbledon Office) or 020 8767 0800 (Tooting Office)

دعاؤں میں گزارنے کی کوشش کی ہوگی۔ ہمارے شہداء جو لاہور میں شہید ہوئے یا چند ایک جو مردان میں بھی مثلاً ایک شہید ہوئے، انہوں نے بھی جمعے کے دن دعائیں کرتے ہوئے اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی ہیں۔ یقیناً اُن دعاؤں نے جنت میں ان کے لئے جہاں بہترین رزق کے سامان پیدا کئے ہوں گے وہاں یہ دعائیں پیچھے رہنے والوں اور جماعت کی ترقی کی انہیں خوشخبریاں بھی پہنچانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔ آج پھر اس آخری دن کے جمعہ کو ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔

جمعہ کا دن جہاں بابرکت ہے وہاں ابنِ آدم کے لئے اس دن میں خوف کا پہلو بھی ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم کو پیدا کیا، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر اتارا۔ اُس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو وفات دی اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے اور اسی دن قیامت برپا ہو گی۔ مقرب فرشتے، آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه ۔کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها باب فی فضل الجمعة حدیث نمبر 1084)

پس اس دن کا فیض پانے کے لئے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزارنے کی ضرورت ہے۔ اس دن جہاں نیک اعمال کرنے والوں کے جنت میں جانے کے سامان ہیں تو شیطان کے بھرّے میں آ کر غلط کام کر کے، غلط عمل کر کے جنت سے نکلنے کی بھی خبر ہے۔ اور پھر ہم جو اس زمانے کے آدم کے ماننے والے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے آدم کہہ کر مخاطب فرمایا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ اور سلطان بنایا ہے۔ پس اس آدم کے ذریعہ اب دنیا میں بھی جنت قائم ہونی ہے جس نے اخروی جنت کے بھی سامان کرنے ہیں۔ جب آپ کے ذریعہ نئی زمین اور نیا آسمان بننا ہے تو وہ کوئی مادّی زمین اور مادّی آسمان تو نہیں بننا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلامِ صادق کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے پیدا ہوں گے جو خدا کی رضا کے حصول کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں گے۔ دنیا میں روحانی نظام کے قیام کے لئے نئی زمین اور نئے آسمان بنانے کی کوشش کریں گے۔ قربانیوں کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں گے۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہوں گے اور اعمالِ صالحہ میں اضافہ کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کے پیشِ نظر ہوگا۔ پس اگر تو ہم نے اس زمانے کے امام کے ساتھ کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدوں سے فیض پانا ہے اور دونوں جہان کی نعمتوں سے حصہ لینا ہے تو ایسے اعمال کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر ہر بڑے حکم پر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ عمل کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اس ترقی کا حصہ بن جائیں جو آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ اُن خوشخبریوں کا حصہ بن جائیں جو ہمارے قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔

پس ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں تجھے فتوحات دوں گا، یہ تو ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً ہوگا لیکن ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (حم السجدة:9)۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس کے مطابق نیک عمل بھی کئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ پس ایمان لا کر پھر نیک اعمال بھی ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی، خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں“۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 14۔مطبوعہ ربوہ)

پس ایمان لانے کے بعد عملِ صالح انتہائی ضروری ہے۔ اور عملِ صالح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا۔ پھر جو اجر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نہ ختم ہونے والے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اعمالِ صالحہ کی اہمیت ایک جگہ اس طرح بیان فرمائی ہے کہ

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِھًا۔ وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَةٌ وَّھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:26) اور خوشخبری دے دے ان لوگوں کو، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے کہ اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب وہ ان باغات میں سے کوئی پھل بطور رزق دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا رزق لایا گیا تھا۔ اور ان کے لئے اُن باغات میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اس آیت میں ایمان کو اعمالِ صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے۔ جنّات اور انہار۔ یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنت ہے اور اعمالِ صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں“۔ (نہریں ہیں)۔ ”پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیرپا نہیں۔ اسی طرح ایمان بے عملِ صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف مسلمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں اور اعمالِ صالحہ ان اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔ غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے۔ جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔ اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ روحانیات کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے۔ اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے اسی طرح سے روحانی باغِ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا کسی دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکما ہے.........“۔

فرمایا ”درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔ یہی حال روحانی زندگی میں شجرِ ایمان کا ہے۔ ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمالِ صالحہ روحانی رنگ میں اس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں۔ پھر جس طرح ہر ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمراتِ حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 648-649۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اگر نہ ختم ہونے والے اجر لینے ہیں برکات سے فائدہ اٹھانا ہے، دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ خوشخبری ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے ایمان کو نیک اعمال سے سجایا۔ جنہوں نے اگر یہ اعلان کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورے ہوتے دیکھ کر زمانے کے امام پر ایمان لائے ہیں تو اپنی حالتوں اور اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

پس آج بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کا حقدار بنانے والی ہو۔ ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل جو ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اور آج رات اس سال کو الوداع کرنے کے لئے اور نئے سال کے استقبال کے لئے یہ دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے خاص یہ توفیق چاہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے گزرنے والے سال میں جو ہم نیک اعمال نہیں بجا لا سکے، نئے سال میں ہم ان کو بجا لانے والے ہوں۔ ایمان کے بیج کو اعمالِ صالحہ کی بروقت آبپاشی کے ذریعے پروان چڑھانے والے ہوں۔ ہمارا اٹھنا ہمارا بیٹھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

ایک طرف تو ہم اس بات پر خوش ہیں کہ جماعت کے ایک طبقہ نے قربانیاں دے کر جماعت کی تبلیغ کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مَیں ایک یہ بات بھی افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بعض غیر از جماعت کے ایسے خطوط بھی آتے ہیں کہ فلاں شخص آپ کی جماعت کا ہے، اس نے

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

میرے ساتھ کاروبار کیا تھا، کاروباری شراکت تھی، یا قرض لیا تھا اور اب اس میں دھوکے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ تو ایسے لوگ جو اس طرح جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں وہ ایسے لوگ ہی ہیں جن کا زبانی دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن یہ جو دعویٰ ہے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایسے لوگ تو جماعت کی ترقی میں شامل ہونے کی بجائے جماعت کی بدنامی کرنے والوں میں شامل ہیں۔

پھر آپس کے تعلقات ہیں۔ آپس کے جو تعلقات ایک احمدی کے دوسرے احمدی کے ساتھ ہونے چاہئیں، ایک رشتے کے دوسرے رشتے کے ساتھ ہونے چاہئیں اگر ان حقوق کا پاس نہیں تو پھر ان جگہوں کی برکات سے انسان فیض نہیں پا سکتا۔ نہ دعاؤں سے کوئی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اعمالِ صالحہ میں تمام حقوق بھی آتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک اگر اپنے جائزے لے اور دیکھے کہ گزرنے والے سال میں ہم نے اپنے اندر سے کتنی برائیوں کو دور کیا ہے؟ ہمارے قربانی کرنے والوں نے ہماری اپنی طبیعتوں میں، ہمارے اپنے رویّوں میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً انفرادی طور پر بھی یہ سال جس کا آغاز اور اختتام بھی جمعہ کو ہوا اور ہو رہا ہے ہمارے لئے برکتوں کا سال ہے۔ لیکن اگر ہم دنیا داری میں بڑھتے رہے، اسی میں پڑے رہے اور ایک دوسرے کے حقوق غصب کرتے رہے۔ میاں بیوی، نند، بھابھی، ساس، کاروباری شراکت دار ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے، ایک دوسرے کے ساتھ طعن و تشنیع کرتے رہے، اپنے رویوں میں، اپنی بول چال میں غلط الفاظ استعمال کرتے رہے تو پھر ہم برکتیں تو نہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہیں۔ ہمارے جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی زبانی یاد کا دعویٰ کرنے والے تو ہم بنے ہیں، اُن کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہم نہیں بنے۔ اگر ہمارے اپنے رویے نہیں بدلے تو ہم نے ان قربانی کرنے والوں کی تسکین کا سامان نہیں کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر دشمنانِ احمدیت کی طرف سے ہمارے لئے تکلیفیں پہنچانے کی انتہا کی گئی تو ہم اپنے ایمان کو اپنے اعمال سے سجاتے، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے۔ ہمارے خلاف اگر آگ بھڑکائی گئی تو ہمیں اس آگ میں سے اس سونے کی طرح نکلنا چاہئے تھا جو آگ میں سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ ہمارے آنسو اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یوں نکلتے جو ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی انقلاب پیدا کر دیتے۔ پس ہم میں سے جن کا یہ گزرنے والا سال اس طرح گزرا اور انہوں نے اپنے ایمان کی اپنے اعمال سے آبیاری کی وہ خوش قسمت ہیں۔ آئندہ آنے والے سال میں پہلے سے بڑھ کر اس تعلق کو مضبوط کرنے کی خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور جو لوگ اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہیں دے سکے وہ آج رات کی دعاؤں میں، اس وقت جمعہ کی دعاؤں میں بھی اس پہلو کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ سال میں اپنی اصلاح کے پہلو کو ہر وقت سامنے رکھیں۔ اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے نیک اعمال بجالانے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے عملوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ آج رات جب خاص طور پر مغربی دنیا میں اکثریت شرابوں اور ناچ گانوں اور شور شرابوں میں مصروف ہوگی اس وقت ہم اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس عہد کے ساتھ بہائیں کہ آئندہ سال اور ہمیشہ ہمارے جذبات اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اُس کے حضور بہتے چلے جائیں گے۔ ہم اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی ہر حالت اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔ آئندہ سال جو آ رہا ہے وہ سب احمدیوں کے لئے، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بے انتہا مبارک سال ہو۔

مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بات کرنا چاہتا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں یہ بھی ایک فضل عطا فرمایا جس کا مَیں اپنے جلسہ کے جو دوسرے دن کی رپورٹس ہوتی ہیں اس میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ رشین ڈیسک کے ذریعہ سے ایم ٹی اے پر رشین پروگرام بھی اب جاری ہیں، خطبات کا ترجمہ بھی اور ویب سائٹ بھی شروع ہوگئی ہے۔ پہلے کہیں اِکّا دُکّا مجھے رشین احمدیوں کے خطوط آیا کرتے تھے اور وہ تھے بھی چند ایک۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کی تعداد سینکڑوں میں ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے کہ روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدیت کو پھیلتے دیکھا۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 691۔ چوتھا ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ یہ پیغام ان تک تیزی سے پہنچتا چلا جائے اور ہم اپنی زندگیوں میں اس الہام کے پورا ہونے کے بھی نظارے دیکھنے والے ہوں۔

ایک اور بات جس کا مَیں آج اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے یہ بات قادیان کے جلسے کے اختتام پر بتائی تھی کہ alislam جو ہماری ویب سائٹ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک نیا اضافہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی خزائن کے نام سے جو کتب ہیں اُن سب کو ایک ایسے سرچ انجن (Search Engine) میں ڈالا ہے جس میں اگر آپ نے تلاش کرنا ہے تو آپ کوئی بھی لفظ، مثلاً اللہ کا نام ہے، یسوع مسیح کا نام ہے، محمدؐ کا نام ہے اس میں ڈالیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں، اُن کتب میں جو روحانی خزائن کی جلدوں میں ہیں جہاں بھی وہ نام استعمال ہوا ہے، وہ نام اور اقتباس سامنے آ جائیں گے۔ اور پھر اسے آپ سرچ کر کے جو انٹرنیٹ سے دلچسپی رکھنے والے یا alislam دیکھنے والے ہیں وہ مزید صفحہ بھی دیکھ سکتے ہیں جو اصل کتاب کا صفحہ ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی پیش رفت ہے اور یہ بہت مشکل کام تھا۔ اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کی ٹیم نے یہ کیا ہے۔ جس میں سے دو تو واقفینِ نَو لڑکے ہیں، ایک نعمان احمد لاہور کے اور ایک کراچی کے ہیں مبارک احمد۔ اس کے علاوہ انڈیا کے لڑکے ہیں۔ اس لئے میں قادیان کے جلسہ سالانہ کے آخری دن اعلان کرنا چاہتا تھا کہ اس میں سے تین کے علاوہ جو باقی لڑکے ہیں وہ سارے انڈیا کے ہیں۔ فضل الرحمٰن یہ چنائی کے ہیں۔ اسی طرح مقصود احمد بنگلور کے، شاہد پرویز بنگلور کے، عبدالسلام بنگلور کے اور پھر عائشہ مقصود صاحبہ ہیں بنگلور کی۔ پھر الطاف احمد بنگلور کے ہیں اور ریاض احمد مینگلور (Mangalore) اور اسی طرح ایک ہیں خرم نصیر، یہ پاکستان کے ہیں اور کلیم الدین شیخ یہ چنائی کے ہیں۔ تو یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے کیا ہے۔ دیکھنے والے تو اتنا محسوس نہیں کرتے۔ ہر کتاب کو پڑھنا، ہر کتاب میں سے ہر لفظ کو تلاش کرنا اور پھر اس کا انڈیکس بنانا، پھر اس انڈیکس کے اقتباسات، پھر اس کے صفحے کا پروگرام بنانا ایک کافی بڑا کام تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نوجوانوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور دنیا اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو۔ معترضین تو آج کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر اعتراض کرتے رہتے ہیں لیکن اگر دیکھیں تو یہی ایک خزانہ ہے جو دنیا کی اصلاح کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن جن پر اثر نہیں ہونا وہ لوگ تو قرآنِ کریم کی آیات کا بھی استہزاء اڑاتے تھے، اُن پر اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور سمجھ دے۔

تیسری بات مَیں آج یہ کہنا چاہتا تھا کہ مجھے پتہ لگا کہ میرے نام سے آج کل انٹرنیٹ وغیرہ پر فیس بک (Face Book) ہے۔ فیس بُک کا ایک اکاؤنٹ کھلا ہوا ہے جس کا میرے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں۔ نہ کبھی مَیں نے کھولا نہ مجھے کوئی دلچسپی ہے بلکہ مَیں نے تو جماعت کو کچھ عرصہ ہوا اس بارہ میں تنبیہ کی تھی کہ اس فیس بُک سے بچیں۔ اس میں بہت ساری قباحتیں ہیں۔ پتہ نہیں کسی نے بے وقوفی سے کیا ہے۔ کسی مخالف نے کیا ہے یا کسی احمدی نے کسی نیکی کی وجہ سے کیا ہے لیکن جس وجہ سے بھی کیا ہے، بہر حال وہ تو بند کروانے کی کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بند ہو جائے گا۔ کیونکہ اس میں قباحتیں زیادہ ہیں اور فائدے کم ہیں۔ اور بلکہ انفرادی طور پر بھی مَیں لوگوں کو کہتا رہتا ہوں کہ یہ جو فیس بُک ہے اس سے غلط قسم کی بعض باتیں نکلتی ہیں اور پھر اس شخص کے لئے بھی پریشانی کا موجب بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر لڑکیوں کو تو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ لیکن بہر حال مَیں یہ اعلان کر دینا چاہتا تھا کہ یہ جو فیس بُک ہے اور اس میں وہ لوگ جن کے اپنے فیس بُک کے اکاؤنٹ ہیں، وہ آ بھی رہے ہیں، پڑھ بھی رہے ہیں، اپنے کمنٹس (Comments) بھی دے رہے ہیں جو بالکل غلط طریقہ کار ہے اس لئے اس سے بچیں اور کوئی اس میں شامل نہ ہو۔ اگر ایسی کوئی صورت کبھی پیدا ہوئی جس میں جماعتی طور پر کسی قسم کی فیس بک کی طرز کی کوئی چیز جاری کرنی ہوئی تو اس کو محفوظ طریقے سے جاری کیا جائے گا جس میں ہر ایک کی access نہ ہو اور صرف جماعتی مؤقف اس میں سامنے آئے اور اس میں جس کا دل چاہے آ جائے۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض مخالفین نے بھی اپنے کمنٹ (Comment) اس پر دیئے ہوئے ہیں۔ اب ایک تو ویسے ہی غیر اخلاقی بات ہے کہ کسی شخص کے نام پر کوئی دوسرا شخص چاہے وہ نیک نیتی سے ہی کر رہا ہو بغیر اس کو بتائے کام شروع کر دے۔ اس لئے جس نے بھی کیا ہے اگر تو وہ نیک نیت تھا تو وہ فوراً اس کو بند کر دے اور استغفار کرے اور اگر شرارتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے خود نپٹے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کو ترقی کی راہوں پر چلاتا چلا جائے۔

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع۔

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس: 0092476215953، Res:047614313,
Mob: 03344290902، فیکس نمبر: 0092476 211943
ای میل: tahqeeq@gmail.com, tahqeeq@yahoo.com،
ayaz313@hotmail.com,

انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی

((صاحبزادہ) مرزا غلام احمد ۔ربوہ)

(دوسری قسط)

ان ابتدائی ایام میں بھی جب حضور کی ملاقات کے لئے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی حضرت امّاں جانؓ کی زیرنگرانی گھر سے ہی کی جاتی تھی مہمان کس کثرت سے آتے تھے اس کے بارے میں حضور کے ایک خط جو 8ر ستمبر 1887ء کو حضور نے مکرم مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی صاحب کو تحریر کیا روشنی پڑتی ہے۔حضور فرماتے ہیں:

’’بعض احباب مجھ پر یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اسراف کا خرچ ہے جو دو دو سو تین تین سو روپے ماہواری کا ہو جاتا ہے اور اسی خرچ نے طبع کتاب میں دقتیں ڈالیں اور انبار کا انبار قرضہ کا سر پر ہو گیا۔اس کے جواب میں بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ اگرچہ یہ اعتراض سچ ہے مگر یہ مہمانداری محض لِلّٰہ ہے اور اس میں بھی بارہا تواضع اور اکرامِ ضیف کے لئے حکم ہوا ہے نہ تخفیف مصارف کے لئے ۔تین سال کے عرصہ میں شاید چالیس ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جہاں تک طاقت تھی حسبِ توفیق خداداد ان کی خدمت کی گئی ۔سو بظاہر یہ نہایت درجہ کا اسراف معلوم ہوتا ہے لیکن اللہ جل شانہ، کو اپنے افعال میں مصالح ہیں اور میں اسی کے حکم اور امر کا پیرو ہوں اور کسی دوسری کمیٹی یا جماعت کی پیروی نہیں کرسکتا اور نہ وہ اس کاروبار میں کچھ دخل دے سکتے ہیں ۔جس قدر میرے پر قرضہ اور حقوق عباد کے بار ڈالے گئے ہیں میں جانتا ہوں کہ میں اپنی قوت سے ان گراں باروں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا بلکہ الٰہی قوت مجھے سبکدوش کرے گی اس فوق الطاقتہ کام میں کسی دوست کی کچھ پیش نہیں جاسکتی مگر وہ ایک ہے حقیقی دوست ہے جو ان غموں کے دور کرنے پر قادر ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اوّل مکتوبات بنام مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی مکتوب نمبر1)

......ان دنوں کی بات ہے ایک بار مہمان اتنی کثرت سے آئے کہ کھانے اور ٹھہرانے کے انتظام میں بہت دقّت پیش آئی اور اس وجہ سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی رہائش ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ایک کمرہ میں تھی اور حضور علیہ السلام بھی ساتھ کے حصہ مکان میں رہائش رکھتے تھے۔آپؓ بیان کرتے ہیں کہ:

’’ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اُمُّ المؤمنین حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے۔اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے ۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا‘‘۔

فرمایا: ’’دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔رات اندھیری تھی ۔قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی۔اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گذارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔اس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔کہ دیکھو۔یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں ۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے ۔اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ۔ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے ۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سیکنے کا سامان مہیا کیا۔اب ہمیں چاہیے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں ۔اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ۔ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے ۔چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 87,86)

......حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو خدا تعالیٰ نے وسیع حوصلہ دل عطا فرمایا تھا اور آپ مہمانوں کی خدمت اور خاطر تواضع اور دلداری کرنے میں تمام جماعت کے لئے نمونہ تھیں ۔اور جو لوگ آپ کے مہمان رہے ہیں اسی طرح وہ مستورات جو سارا سال اور سالانہ جلسوں کے موقعہ پر قادیان آتی تھیں اور آپؓ سے ملنے کے لئے حاضر ہوتی تھیں وہ اس بات سے بخوبی واقف تھیں ۔سلسلہ کے ابتدائی ایام میں قادیان میں عام چیزیں بھی نہیں ملا کرتی تھیں اور مہمان بہت کثرت سے آتے تھے ۔ان حالات میں بسا اوقات بہت حوصلہ رکھنے والا شخص بھی گھبرا جاتا ہے۔ یہ کچھ ایسے ہی ایک موقعہ کی بات ہے۔

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ایک بار مہمانوں کی کثرت کے باعث ان کو ٹھہرانے کے انتظام میں دقت ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ بہت سے دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہجرت کر کے قادیان تشریف لا چکے تھے اور حضور علیہ السلام نے ایسے مہاجرین کو بھی باوجود تنگی کہ اپنے گھر میں ہی جگہ دی تھی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایسے مستقل طور پر قادیان میں بس جانے والے گھرانوں کو بھی حضرت اماں جانؓ کھانا پکوا کر بھجواتی تھیں۔

......ان ایام میں دارالمسیح میں رہائش کی کیا کیفیت تھی اس کا اندازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی اوپر بیان کردہ روایت سے ہوتا ہے حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ’’سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے‘‘ اور اپنی رہائش کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور کے گھر کے اندر حضور کے کمرہ کے بالکل ملحق کمرہ میں تھی۔

......اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ کی روایت بھی اس صورت حال پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہ اپنی تصنیف ’تذکرۃ المہدی‘ میں بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے اندر ایک طرف مع اہل وعیال رہتا تھا اور آپ نے وہ جگہ بتلا دی تھی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آج سے ہم بھی تمہاری ہمسائیگی میں آگئے ہیں چونکہ اب سردی کا موسم شروع ہو گیا ہے اوپر کے مکان سے اس نیچے کے مکان میں آگئے ہیں اور ہماری تمہاری چارپائی برابر رہے گی صرف ایک دیوار بیچ میں ہے۔

(تذکرۃ المہدی طبع جدید صفحہ 12)

......حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب مزید فرماتے ہیں حضرت نے خود میرے لئے مکان بنوایا۔لیکن جب نئے مکان میں چلا گیا تو پھر واپس اپنے مکان میں بلوا لیا ۔مزید فرماتے ہیں میں نے ایک بکری بھی رکھی ہوئی تھی اس کی مینگنیاں اس کے پیشاب کی کھرائند اور اس کے بچوں کی ممیاہٹ پھر جھاڑے سے صحن اتنا بھرا ہوا تھا کہ حضرت کے لئے چلنے پھرنے کے لئے بھی جگہ نہ رہی تھی لیکن پھر بھی آپ نے میرا علیحدہ مکان میں رہنا پسند نہ کیا۔

(اخبار الحکم 21تا28ر مئی 1934ء)

......حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ نے اپنی کتاب سیرت مسیح موعود جلد سوم میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی زبانی ایک واقعہ لکھا ہے جس میں حضرت مولوی صاحب نے بیان کیا ہے کہ ان کی رہائش حضور کے گھر میں اوپر کی منزل پر تھی اور بیت الدعا کے اوپر جو کمرہ ہے حضرت مولوی صاحب اس کمرہ کو بیت الدعا کے طور پر ہی استعمال کرتے تھے۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ جو حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد حضور کے پہلے جانشین ہوئے اور مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے 1892ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے تھے ۔اس وقت سے اپنی وفات تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اپنے گھر میں رکھا حالانکہ حضرت مولوی صاحبؓ کا اپنا مکان کافی عرصہ پہلے تعمیر ہو چکا تھا۔اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بھی کچھ ماہ کے بعد دارالمسیح سے اس میں منتقل ہوئے۔

......ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں پشاور سے کچھ مہمان آئے ۔صاحبزادہ مولوی عبدالحئی صاحب مرحوم سے ان کی بیٹھک اس مہمان کے لئے طلب کی گئی ۔مگر انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا۔ حضور نے عبدالحئی مرحوم کو فرمایا میاں ہم نے سنا ہے کہ تم نے اپنے مہمان کو مکان دینے سے انکار کر دیا۔مومن تو ایسا نہیں ہوتا ہے ۔دیکھو مَیں تمہیں ایک مومن کا حال سناتا ہوں جب مَیں قادیان آیا تو حضرت اقدس نے ایک برآمدے میں رسی باندھ کر اس پر پردہ ڈال دیا۔ایک طرف خود ہو گئے دوسری طرف مجھے دے دی ۔پھر مولوی عبدالکریم صاحب آئے تو آپ نے ایک اور رسی باندھ دی اور پردہ ڈال کر کچھ جگہ ان کو دے دی ۔مولوی محمد احسن صاحب آئے آپ نے ان کو بھی جگہ دے دی ۔اس طرح جو مہمان آتا آپ سمٹ جاتے اور مہمان کے لئے جگہ بنا دیتے ۔اتنی بات بیان فرما کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میاں مومن کا دل تو ایسا ہوتا ہے۔

......حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’مجھے 1889ء سے حضرت اُمُّ المومنین کو کسی قدر قریب سے اور 1898ء سے بہت قریب سے دیکھنے اور آپ کی شفقت و کرم کا تجربہ کرنے کا موقعہ ملا ہے ......خدمت سلسلہ میں آپ کی خدمات کا ایک پہلو کس قدر قیمتی ہے کہ ابتداء میں باوجود خادماؤں کے ۔مہانوں کے لئے اپنے ہاتھ سے کھانا وغیرہ تیار کرتی تھیں اور کبھی اس قسم کی خدمات سے آپ نے گھبراہٹ کا اظہار نہیں فرمایا میں ایک بصیرت سے جانتا ہوں کہ ابتدا میں جب حضرت اقدس کا کھانا وغیرہ بڑے گھر (بڑے گھر سے مراد مشترکہ گھر ہے جس میں مرزا غلام قادر صاحب کی بیوہ جو جماعت میں تائی کہلاتی ہیں رہتی تھیں اور حضور کی روجہ اوّل اور ان کے صاحبزدگان کی بھی رہائش تھی) سے آتا تھا اور مہمان وقت بے وقت آجاتے اور حضور اکرامِ ضیف کے بہترین نمونہ تھے۔مجبوراً اسی گھر میں اطلاع دینی ہوتی تھی اور وہ اکثر بُرا مناتے اور کہہ دیتے کہ: تمہارے پاس تو اسی طرح آتے رہتے ہیں ہم سے یہ نہیں ہوسکتا۔کوئی اور انتظام کرلو۔

’’خدا کی اس نعمت کو انہوں نے رد کر دیا اور خدا تعالیٰ نے اس فضل کو سیدہ نصرت جہاں بیگم کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہمانوں کے کثرت سے آنے کی بشارات دیں اور یہ بھی قبل از وقت بتا دیا کہ ان سے تھکنا اور گھبرانا نہیں۔ادھر ان کے لئے مہمان نوازی کے صحیح نظام کو قائم رکھنے کے لئے اپنے وعدہ کے موافق جو

ہر چہ باید نوعروسی راہمہ ساماں کنم

میں کیا تھا حضرت سیدہ کو آپ کے نکاح میں لا کر انتظام کر دیا۔مہمان دن رات کے ہر حصہ میں پیدل سوار آجاتے مگر حضرت اُمُّ المومنین نے کبھی نہ ان سے بے وقت آنے کی شکایت کی اور نہ اپنا دل چھوٹا کیا بلکہ ہر فرد کے آنے پر خوشی کا اظہار فرماتیں اور اپنی شفقت و رحمت کے دامن کو اتنا وسیع کرتیں کہ آنے والا اپنے گھر سے زیادہ راحت پاتا۔

مہمان نوازی کے واقعات اور عجائبات بے انتہاء ہیں ۔مجھے مختصراً اتنا ہی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مہمانوں کی کثرت کی بشارتیں دی تھیں اور ان کی ضروریات کے انصرام کا بھی آپ ذمہ لیا تھا اور حقیقی مہمان نوازی کے لئے اُمُّ المومنین کو بھیج دیا۔

حضرت اُمُّ المومنین کی خصوصیات میں یہ امر بھی داخل ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام اور صحابہ سے پوری واقفیت رکھتی ہیں اور ایمانی رنگ میں جو جس قدر حضرت کے قریب تھے اُمُّ المومنین اسے خوب سمجھتیں اور ان کی قدر فرماتی ہیں اور جب ان میں سے کوئی حاضری کی سعادت پاتا تو اس کے گھر کے تمام چھوٹے بڑوں کا تفصیل سے حال پوچھنا آپ کے دائرہ عمل میں داخل ہے ۔بعض صحابہ کو میں نے دیکھا کہ وہ بے تکلف کبھی کبھی کوئی فرمائش کھانے وغیرہ کی کر دیتے۔ حضرت اُمُّ المومنین سن کر بہت خوش ہوتیں اور خاص اہتمام سے اس کو پورا کرتیں ۔اس قسم کے احباب میں سے ایک میرے نہایت ہی مخلص مخدوم بھائی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 375تا378)

......مکرمہ استانی سکینۃ النساء اہلیہ حضرت قاضی محمد اکمل صاحب لکھتی ہیں:

’’پہلے پہل تو باہر کے مہمانوں کی روٹی بھی خود ہی پکا کر باہر بھجواتی رہیں پھر لنگر قائم ہو گیا تو خود نہ پکائی ہوگی اور اب بھی کئی بار میں نے دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں خود ہی چولہے کے آگے بیٹھ جانا اور ہانڈی پکانا آٹا گوندھنا حالانکہ خدمتگاریں بھی پاس ہی بیٹھی ہوتی ہیں ۔ایسی شاندار ہستی جس کے دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے وقار اور رعب کی خاتون کبھی باورچی خانے کی طرف جانا خلاف وقار و شان کے نامناسب بات جانتی ہوگی اور پھر آپ ہیں بھی تو ایک دہلی کے عالی وقار خاندان کی فرد۔ آپ کا نورانی چہرہ ہی دیکھ کر تعجب میں ڈال دیتا ہے کہ ایسی باحوصلہ اور پروقار خاتون کھانا خود پکا رہی ہے۔یہ سب کچھ

حضرت عالی قدر شوہر محترم علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کے لئے گوارا کیا تھا۔'' (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 392)

✿ ......حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

''ایک زمانہ تھا کہ لنگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی اندر ہمارے صحن میں پکنا تو کئی سال تک تو مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے۔'' (تحریرات مبارکہ صفحہ 49)

✿ ......حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی سیرت میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے حضور کے انداز تربیت پر روشنی پڑتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور کے گھر میں کچھ دن کہانیاں کہنے اور سننے کا شوق ہو گیا اور رات گئے تک سادہ اور معصوم کہانیاں اور قصے اس طرح سنائے جاتے کہ گویا بڑے کام کی باتیں ہو رہی ہیں۔ حضور نے محسوس کیا۔ سختی کرنے یا کسی تندخو مصلح کی طرح کارروائی کرنے کے بجائے منہ سے کسی کو کچھ نہ کہا۔ ایک رات سب کو جمع کیا اور کہا آؤ آج تمہیں کہانی سناتے ہیں اور ایسی خدا لگتی اور کام کی باتیں سنائیں کہ گھر میں رہنے والی عورتیں گویا سوتے سے جاگ اٹھیں۔ سب نے توبہ کی اور اس کے بعد وہ سب کہانیاں خواب و خیال ہو گئیں۔ (سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 31-30 مولفہ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی)

✿ ......حضور کے انداز تربیت کا تذکرہ نامکمل رہے گا اگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بیان فرمودہ واقعہ کا ذکر نہ کیا جائے۔ آپ حضرت اماں جانؓ کے ساتھ حضور کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتی ہیں:

''حضرت اماں جانؓ کی بے حد قدر و قیمت آپؑ کی نظر میں تھی اور بہت زیادہ دلداری بہت خیال حضرت اماں جانؓ کا رکھتے تھے۔ اس کا نقش میرے دل پر اب تک ہے۔ مگر ایک بار مَیں نے دیکھا کہ جب آپؑ نے ضروری سمجھا تو حضرت اماں جانؓ کی بھی تربیت فرمائی۔ ایک واقعہ عرض ہے بس یہی ایک بات دیکھی اور کبھی نہیں اور خود حضرت اماں جانؓ بھی تو ایک احسن نمونہ تھیں ضرورت بھی پیش نہیں آئی کبھی بھی۔ صاف نظارہ یاد ہے نیچے کے کمرے کے سامنے کے سہ درے میں نانی اماں بیٹھی تھیں۔ کسی خادمہ نے ان کا کہنا نہ مانا اور کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے غلط فہمی پیدا ہو کر نانی اماںؓ حضرت اماں جانؓ سے ناراض ہو گئی تھیں۔ اس وقت مجھے یاد ہے کہ حضرت نانی اماںؓ غصہ میں کہہ رہی تھیں کہ 'لڑکی (حضرت اماں جانؓ کو نانی اماں لڑکی کہہ کر مخاطب کرتی تھیں) آخر میری بیٹی ہی تو ہے۔ ہاں! میرے حضرت میرے سر کا تاج ہیں بے شک'۔ وغیرہ وغیرہ۔

''اتنے میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جانؓ کو اپنے آگے آگے لئے چلے آرہے ہیں اس طرح کہ حضرت اماں جانؓ کے دونوں شانوں پر آپ کے دست مبارک ہیں اور حضرت اماں جانؓ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی ہیں۔ آپؑ خاموشی سے اسی طرح حضرت اماں جانؓ کو لے کر آگے بڑھے اور اسی طرح حضرت اماں جانؓ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نانی اماںؓ کے قدموں پر آپ کا سر جھکا دیا۔ پھر نانی اماںؓ نے حضرت اماں جانؓ کو اپنے ہاتھوں پر سنبھال کر شاید گلے بھی لگایا تھا اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ کچھ سوچیں اس زمانہ کی اولادیں! اکثریت وہ ہو گی جن کو ماؤں کی قدر نہیں۔ احمدی بچیو! اور بہنو! یہ نقشہ جو مَیں نے دیکھا اور یاد رہا اس کو ذرا اپنی چشم تصور میں لاؤ کہ وہ شاہ دین اپنی خدا تعالیٰ کی جانب سے خدیجہ لقب پائے ہوئے بیوی اماں جان کو جس کی خاطر آپ کو مطلوب تھی اور جس کی عزت بہت زیادہ آپ کے دل میں تھی اس کی والدہ کی معمولی ناراضگی سن کر برداشت نہ فرما سکا اور خود لا کر اس کی ماں کے قدموں میں جھکا دیا۔ گویا یہ سمجھایا کہ تمہارا رتبہ بڑا ہے مگر یہ ماں ہے۔ تمہارے لئے بھی اس کے قدموں تلے جنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ''

(تحریرات مبارکہ صفحہ 215,214)

✿ ......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں آپ جانتے ہیں کہ دو بیماریاں ساری زندگی حضور کے لاحق رہیں۔ ان بیماریوں کے پیش نظر اور اس وجہ سے بھی کہ حضور کی خوراک بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا آپؑ کے لئے آپؑ کی پسند اور طبیعت کے مطابق کھانے کا بندوبست فرماتی تھیں لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا کہ مہمانوں کے ہجوم میں حضور کے لئے غذا کا وہ اہتمام نہ ہو سکتا تھا جو کہ ہونا چاہیے تھا۔ ایسے موقع پر حضور سے محبت رکھنے والے اصحاب اس کو بہت محسوس کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ منشی عبد الحق لاہوری پنشنر نے جو پہلے حضور سے محبت اور عقیدت اور حسن ظنّی رکھتے تھے مگر بعد میں الگ ہو گئے تھے حضور کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ:

''آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے آپ کو چاہیے کہ جسم کی صحت کی رعائت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہیے۔''

ان کی بات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔''

منشی عبدالحق صاحب اس پر کہنے لگے:

''اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے میرا حکم ٹل جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں گے۔''

محبت کے جوش میں حضرت مولوی عبدالکریمؓ نے یہ خیال کر کے کہ یہ بات حضور کے حق میں مفید ہے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کر دی اور عرض کیا کہ:

''منشی صاحب کی بات درست ہے۔ حضور کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔''

حضور نے مسکراتے ہوئے مولوی صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا ''ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔''

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ''بس خدا ہی جانتا ہے میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا"۔ نیز فرماتے ہیں کہ ''درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سادرس چاہتی تھی''۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبد الکریم سیالکوٹی صفحہ 19,18)

✿ ......جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے نقطۂ نظر سے ہوتا تھا۔ اس ضمن میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت اُمّ المومنین کی رائے تھی کہ یوں بنائی جائے اور مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے مخالف تھی۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اس لئے مَیں اسے شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطر داری رکھتا ہوں اور وہ جو کہے مان لیتا ہوں۔'' (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ 397)

✿ ......اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ سیڑھی جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب والے مکان کی دیوار کے ساتھ تھی اس کی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اسے بالا خانہ کی دیوار کے ساتھ رکھنا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے اور نیچے مولوی سید محمد احسن صاحب رہتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب وہاں رکھنے کے مخالف تھے کہ میرے حجرہ کو اندھیرا ہو جائے گا اور حضرت اُمّ المؤمنین کا حکم تھا کہ وہاں رکھی جاوے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نانا جان رضی اللہ عنہ یہ انتظام کر رہے تھے اور ان کو اس کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ آخر ان کے مزاج میں گرمی تھی اور جہیر الصوت تھے۔ انہوں نے زور زور سے بولنا شروع کیا۔ اور اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب کو کہہ رہے تھے کہ یہ سیڑھی یہاں ہی رہے گی۔ وہ بھی اونچی آواز سے انکار اور تکرار کر رہے تھے۔ حضرت صاحب باہر تشریف لے آئے اور پوچھا کیا ہے؟ میر صاحب نے کہا مجھ کو اندر سیدانی (مراد اُمّ المؤمنین) آرام نہیں لینے دیتی۔ اور باہر سید سے پالا پڑ گیا ہے۔ نہ یہ مانتے ہیں نہ وہ مانتی ہیں۔ میں کیا کروں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مسکرا کر فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کیوں جھگڑتے ہیں۔ میر صاحب کو جو حکم دیا گیا ہے ان کو کرنے دیجیے۔ روشنی کا انتظام کر دیا جاوے گا۔ آپ کو تکلیف نہیں ہو گی۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ 407,406)

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿

جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) کے چھٹے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی کوریج۔ دور دراز علاقوں سے احباب کی جلسہ میں شمولیت

(رپورٹ: اکبر احمد طاہر۔ امیر ومبلغ انچارج نائیجر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجر کو چھٹا جلسہ سالانہ مورخہ 26 اور 27 نومبر 2010ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ نماز جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے بیان کی۔

نماز عصر کے بعد پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت و ترجمہ اور عربی قصیدہ کے بعد نظام خلافت اور سیرت النبیؐ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس طرح پہلا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب نے نظم ''انی معک یامسرور'' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ جس کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف قرآن کریم کی عظمت کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد بچوں نے ''ہوں اللہ کا بندہ محمدؐ کی امت'' اردو زبان میں خوش الحانی سے پڑھی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر عمر معاذ صاحب نے ''اسلام امن کا مذہب ہے'' کے عنوان پر کی۔ نیز انہوں نے قبول احمدیت کی روداد بھی سنائی۔

آخر پر خاکسار نے سب شاملین کو تلقین کی کہ جو باتیں یہاں سنی ہیں ان کو یاد بھی رکھیں اور اپنے اپنے علاقوں میں جا کر یہ باتیں پھیلائیں اور ان پر عمل بھی کریں۔

اختتامی دعا کے ساتھ جماعت نائیجر کا چھٹا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کی ڈیوٹیوں کے لئے امسال سب جماعتوں سے خدام کو بلایا گیا اور ہر ریجن کو ڈیوٹی سپرد کی گئی۔

دوران جلسہ ہونے والی تقاریر کا ترجمہ ہاؤسا، پرما اور فلفل وے زبانوں میں کیا جاتا رہا۔ صبح کے وقت درس اور سوال وجواب کا بھی ترجمہ کیا گیا تا کہ سب شاملین جلسہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بکسٹال و تصویری نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال بھی یہ اہتمام کیا گیا جہاں جماعتی کتب اور تصاویر کے ذریعہ نائیجر کی مختلف سرگرمیاں دکھائی گئیں۔

اس جلسہ کی کوریج کے لئے نیشنل ٹی وی، ٹیلی ساحل (جو کہ سیٹلائٹ پر دیگر ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے)، ایک پرائیویٹ ٹی وی Tenere جو کہ نائیجر کے سب ریجنز میں دیکھا جاتا ہے۔ نیشنل ریڈیو، ریڈیو تُو را کی نیامی، ریڈیو تانبارا نیامی کے علاوہ برنی کونی سے تین پرائیویٹ ریڈیوز کے نمائندگان نے شرکت کی اور ریکارڈنگ کی۔ نیز تین اخبارات میں تصاویر کے ساتھ جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں۔ نیشنل ٹی وی نے خاکسار کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ اسی طرح دیگر اخبارات اور ٹی وی سٹیشنز نے بھی کوریج دی۔

نائیجیر میں سفر بہت کٹھن ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت حاضری میں بہت اضافہ ہوا۔ کل 49 جماعتوں اور 33 زیر رابطہ دیہات سے نمائندگان شریک ہوئے۔ بعض احباب 14 سو کلومیٹر تک کا سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ امسال کل حاضری 678 رہی۔ دیگر ہمسایہ ممالک برکینا فاسو، بینن، مالی اور ٹوگو سے بھی نمائندگان نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ نائیجر کے لئے بہت بابرکت کرے اور اس کی برکات سے سب شاملین کو وافر حصہ عطا فرمائے اور نائیجر میں اسلام احمدیت کی ترقی کا موجب ہوں۔ آمین

✿✿✿✿✿✿

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری (مرحوم)

(حامدہ سنوری فاروقی۔لندن)

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب یکم رمضان المبارک بمطابق 18/اپریل 1923ء سنور ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ نے پہلے خط کے ذریعہ اور پھر 1898ء میں سولہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کی تھی اور پھر ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ان کے والد مولوی محمد موسیٰ صاحبؓ اور دادا مولوی محمد عیسیٰ صاحبؓ (بعمر سو سال) نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔اس طرح مسعود خورشید صاحب کے اوپر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین نسلیں تھیں۔اُن کی دادی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں جن کا نام کرم النساء صاحبہ تھا اور والدہ رحیمن بی بی صاحبہؓ بھی صحابیہ تھیں، نانا چوہدری کریم بخش صاحبؓ اوّلین صحابہ میں سے تھے (وصیت نمبر 19) اور نانی حضرت جیون صاحبہؓ بھی بہت بزرگ صحابیہ تھیں۔سوائے پردادا مولوی محمد عیسیٰؓ کے تمام بزرگ جن کا یہاں ذکر ہے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان اور پھر ربوہ میں مدفون ہیں۔آپ کے آباء و اجداد عرب سے ہجرت کر کے حصار ضلع رہتک نزد دہلی (ہندوستان) آئے پھر وہاں سے ہجرت کر کے سنور ریاست پٹیالہ میں آباد ہوئے۔

مسیحِ محمدی کی بابرکت دُعا۔
’’نیست سے ہست‘‘ کرنے کا معجزہ۔

مسعود خورشید صاحب معجزانہ طور پر پیدا ہونے والے چودہ بچوں میں سے آٹھویں نمبر پر پیدا ہوئے۔مختصر واقعہ درجِ ذیل ہے:

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ بیان کرتے ہیں کہ رحیمن بی بی صاحبہؓ کو اُن کے والد چوہدری کریم بخش صاحب، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ہمراہ قادیان لے گئے تو مولوی صاحب نے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنی بیوی کے ہاتھ بھجوا دیا اور دوسری شادی کی اجازت مانگی۔خط ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت مسیح پاکؑ نے فرمایا ’’ہم دُعا کریں گے‘‘۔وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور ٹہل رہے تھے جب دوبارہ میری طرف آئے تو فرمایا: اُن کو میری طرف سے خط لکھ دو۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری اس قدر اولاد ہوگی کہ تم سنبھال نہیں سکو گے‘‘۔

مسیحِ پاک علیہ السلام کی دُعا کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ نے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کو رحیمن بی بی صاحبہؓ کے بطن سے 14 بچے عطا فرمائے۔پہلا بیٹا محمود اوّل غالباً 1908ء میں پیدا ہوا۔بچپن میں فوت ہو گیا۔دوسری اولاد محمودہ بیگم 1910ء میں پیدا ہوئیں۔14 بچوں میں سب سے چھوٹی امینہ بیگم مارچ 1935ء میں پیدا ہوئیں۔حضرت مسیحِ پاکؑ کے فرمان کے مطابق پانچ بچوں کو وہ سنبھال نہ سکے اور اُن کی بچپن میں وفات ہوئی۔باقی 9 بچوں کی اولادیں در اولادیں تمام دُنیا میں پھیل چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کی قبولیت کا زندہ جاگتا نشان ہیں۔

مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ اپنے حالاتِ زندگی (تجلّیٔ قدرت) میں تحریر فرماتے ہیں ’’......اور اس کے بعد برخوردار مسعود احمد خورشید پیدا ہوا۔جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے مجھے بھی اور میری اہلیہ صاحبہ کو بھی بشارت دی اور مولوی عبداللہ صاحبؓ کو بھی بشارت دی کہ قدرت اللہ کو ایک عالی دماغ لڑکا دیا جائے گا۔ چنانچہ مسعود احمد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ سلامت ہیں اور اُنہوں نے مزید ترقی کی ہے اور سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کر رہے ہیں......‘‘۔

خاکسار (حامدہ سنوری) کو یاد ہے ہمارے گھر میں ٹیپ ریکارڈر پر دادا جان کا بیان موجود تھا جسے ہم اکثر سنا کرتے تھے کہ ’’جب بھی چچا عبداللہ صاحب سنور آتے جب مسعود احمد چھوٹا تھا اسے انگلی کے ساتھ پکڑ کر چلاتے اور فرماتے یہ ہی وہ لڑکا ہے جو مجھے رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔

مسعود احمد صاحب خورشید اپنے حالاتِ زندگی ’’نشانِ رحمت‘‘ میں لکھتے ہیں:

ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ سنایا کرتی تھیں کہ ہمارے محلّہ (سنور) میں ایک بزرگ بوڑھی عورت ’’لدی صاحبہ‘‘ رہا کرتی تھیں۔انہوں نے خاکسار کی پیدائش سے پہلے اپنا ایک خواب سنایا کہ قدرت اللہ کے گھر پر انہوں نے ایک سورج چمکتا دیکھا ہے۔ (نشانِ رحمت صفحہ 39)

اپنے نام کے بارے میں لکھتے ہیں: ’’میرا نام ایک خط کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ نے ’’رحمت اللہ‘‘ رکھا اور ایک دوسرے خط کے جواب میں ’’مسعود احمد‘‘ رکھا اور میرے والدین نے اسی نام کو رواج دیا‘‘۔مندرجہ بالا بشارتوں کی وجہ سے ہی غالباً انہوں نے جیسا کہ اُس زمانہ میں رواج بھی تھا نام کے ساتھ تخلص ’’خورشید‘‘ میٹرک کے بعد سے لکھنا شروع کر دیا تھا۔حضرت مصلح موعودؓ کے عطا فرمودہ نام ’’رحمت اللہ‘‘ کی یاد میں اور شکرِ رحمتِ ربی کے جذبہ کے تحت اپنے رہائشی مکان، کمرشل بلڈنگ، ہوٹل، تمام جائیدادوں کا نام ’’نشانِ رحمت‘‘ رکھ لیتے تھے۔

آپ کی بزرگ والدہ رحیمن بی بی صاحبہ جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو مرتبہ اللہ تبارک تعالیٰ کا نور دیکھنا اور 11 مرتبہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ان کے پیروں میں جھانجھریں بندھی ہیں اور گھنگھرو زور سے چھنک رہے ہیں۔جب انہوں نے اپنی یہ خواب حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بیان کی تو حضور انور نے فرمایا۔اس کی تعبیر یہ ہے کہ ’’آپ کی اولاد تمام دنیا میں پھیل جائے گی‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتی تربیت کا فیض، خدمتِ دین اور خدمت والدین کا جذبہ

1935ء میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کو حضرت مصلح موعودؓ نے سندھ جانے کا ارشاد فرمایا۔وہاں زمینیں اور فارم خریدنے کی ہدایات دیں اور بطور مینیجر کام کرنے کی ہدایت دی۔اُس وقت وہ دو بیٹوں کی شادی کر چکے تھے۔بڑے بیٹے محمود احمد صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا تھا، باقی سب بچے چھوٹے تھے۔مسعود خورشید صاحب آٹھویں جماعت کے طالبعلم تھے۔حضرت مولوی صاحب کے سندھ چلے جانے پر بچے بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کی اہلیہ صاحبہ پریشان ہوگئیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں خط لکھوا دیا کہ مولوی صاحب کو واپس بلا دیں۔حضور نے تو اجازت دی مگر مولوی صاحب نے رو رو کر دُعائیں کیں اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ میرے بیوی بچوں کے لئے دُعاءِ خاص فرماویں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مضبوط کر دے اور وہ میری ہرگز ہرگز پرواہ نہ کریں خود اپنا کام سنبھالیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تقویٰ اور طہارت دے رزقِ کریم دے۔ وہ مجھے واپس نہ بلاویں بلکہ اللہ تعالیٰ کو بلاویں۔ وہ خود ان کی مدد کرے ان کی حفاظت کرے ان کی حاجات کا کفیل ہو۔

(تجلیٔ قدرت صفحہ 188-190)

بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں جب انہوں نے حضور سے دُعا اور رہنمائی کی گزارش کی تو حضور نے فرمایا:۔

’’میٹرک تک تعلیم دلوا دیں مَیں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور ترقیات عطا فرمائے گا۔‘‘

(نشانِ رحمت۔خود نوشت حالاتِ زندگی از مسعود احمد خورشید صفحہ59)

الحمدللہ حضور کی اس دعا کا فیضان تمام عمر ساتھ چلتا چلا گیا۔ چنانچہ آٹھویں جماعت تک تعلیم سنور میں حاصل کرنے کے بعد اپریل 1937ء میں قادیان دارالامان منتقل ہو گئے جہاں ان کا قیام اپنی پھوپھی اختر النساء صاحبہ کے پاس رہا جو خود نہایت صالح دُعا گو خاتون تھیں اور پھوپھا منشی نور محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح پاکؑ نہایت عابد زاہد بزرگ تھے۔اُن کے بارہ میں مکرم مسعود خورشید صاحب لکھتے ہیں: پھوپھی اختر النساء صاحبہ نے قادیان میں مجھے ناظرہ قرآن پڑھایا۔ پھوپھا صاحب گاہے گاہے مجھے اور میرے کئی بہن بھائیوں کو قرآن حکیم کے نقاط سکھاتے پڑھاتے اور ترجمہ سیکھنے کی ہدایت دیتے۔

مسعود خورشید صاحب قادیان آکر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہوئے اور وہاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔جس کے بعد جولائی 1939ء میں تقریباً ڈیڑھ سال تک حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر حضور انور کی زیرِ نگرانی MN SYNDICATE (محمود آباد ناصر آباد سنڈیکیٹ) کے دفتر میں پہلے آفس کلرک اور پھر اکاؤنٹنٹ کی تربیت حاصل کرتے رہے۔جس کے بعد حضور انورؓ نے منور آباد اسٹیٹ سندھ میں ابتداءً اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ اور پھر اکاؤنٹنٹ کے عہدہ پر خدمت کے لئے مقرر فرما دیا۔ایک سال وہاں کام کیا۔سندھ کی آب و ہوا ان کی صحت کو موافق نہ ہوئی تو پھر حضور کی اجازت سے کوئٹہ بلوچستان چلے گئے۔نوک کنڈی میں حضورِ انور نے جماعتی سرمایہ کی ترقی کے لئے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کا قیام فرمایا تو اُس کمپنی میں کچھ عرصہ مدد کرواتے رہے۔

نکاح اور شادی

5/فروری 1942ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد مبارک میں بعد نمازِ عصر 300 نمازیوں کی موجودگی میں مسعود احمد خورشید صاحب کا نکاح ناصرہ بیگم صاحبہ سے پڑھا جو بابو عبدالغفور صاحب اور نور بی بی صاحبہ کی بیٹی تھیں۔اور دونوں والدین فوت ہو جانے کی وجہ سے اپنے ماموں حضرت منشی نور محمد صاحبؓ صحابی اور ممانی اللہ بی بی صاحبہ صحابیہؓ کے گھر میں پلی تھیں۔خورشید صاحب چونکہ ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ میں تھے، انہوں نے منشی نور محمد صاحب (اپنے پھوپھا) کو وکیل مقرر کیا تھا۔جب نکاح کا فارم حضور کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے فرمایا:

’’قوم کے یتیم بچے قوم کی امانت ہوتے ہیں اور مَیں بحیثیت خلیفہ اِس بات کا حقدار ہوں کہ اپنی ولایت میں نکاح کا اعلان کروں۔‘‘

چنانچہ حضور نے ناصرہ بیگم صاحبہ کے ولی کے طور پر نکاح کا اعلان فرمایا اور یتامیٰ کے حقوق کے بارہ میں خطبہ دیا۔اور پھر 11/مئی 1942ء کو جب حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ آج ناصرہ بیگم کا رخصتانہ ہے تو حضور، حضرت اماں جانؓ حضرت سیدہ اُمِّ ناصر صاحبہؓ، حضرت سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہؓ اور تین صاحبزادیوں کے ساتھ منشی نور محمد صاحب کے گھر تشریف لے آئے اور گھر کے صحن میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں ناصرہ بیگم صاحبہ کو بھی بلایا اور دولہا مسعود خورشید صاحب کو بھی اور اپنا دستِ مبارک کچھ دیر ناصرہ بیگم صاحبہ کے سر پر رکھ کر کھڑے رہے اور نصائح فرمائیں۔آخر میں فرمایا۔’’یہ میری بیٹی ہے اس کا خیال رکھنا۔‘‘ اس کے بعد طویل دُعا کروائی۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں سوانح فضلِ عمر جلد پنجم صفحہ 442-443 ۔طبع دوئم)

مسعور خورشید صاحب کے اہلِ خانہ گواہ ہیں کہ انہوں نے ساری زندگی حضرت مصلح موعودؓ کی اُن نصائح پر نہایت احسن رنگ میں عمل کیا۔حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی ہر رنگ میں عزّت افزائی اور قدر کی۔ دونوں کے تعاون سے اُن کا گھر ہمیشہ بفضلِ تعالیٰ حُسنِ سلوک کی اعلیٰ مثال بنا رہا۔ہمیشہ اُنہیں ’’آپ‘‘ کہہ کر مخاطب کرتے۔اُن کے آرام اور سہولت کو ہمیشہ مدّ نظر رکھتے۔اُن کے عزیز و اقارب سے نہایت درجہ عالی اخلاق اور حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ جب بڑی عمر میں کسی بچے کے پاس کچھ قیام کے لئے جاتیں تو روزانہ خط لکھتے اور ’’محترمہ بیگم صاحبہ‘‘ کے القاب سے خط شروع کرتے۔تمام عزیز و اقارب کے حالات تحریر کرتے تا کہ وہ مطلع رہیں۔

کوئٹہ سے پڑھائی کر کے ادیب عالم کا امتحان 1943ء میں فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور پھر 1945ء میں ادیب فاضل کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔کوئٹہ میں کچھ عرصہ Arsenal میں اکاؤنٹنٹ متعین رہے۔ ساتھ ساتھ بی اے کا کورس مکمل کیا مگر امتحان نہ دے سکے کیونکہ جنگِ عظیم اور تقسیم ہندوستان کے سبب حالات ناگفتہ بہ تھے۔1950ء میں لاہور آ کر اکبری منڈی لال حویلی میں دکان ’’ایران ٹریڈ سنٹر‘‘ کے نام سے شروع کی۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اور حضرت مصلح موعودؓ کی دُعاؤں اور تربیت کے طفیل کاروبار میں بہت ترقی عطا فرمائی۔11 جگہوں پر گودام (warehouse) کرایہ پر لئے جہاں تجارتی مال سٹور کیا جاتا تھا۔رہائش آسٹریلیا بلڈنگس میں اختیار کی جس کے ساتھ بڑے بڑے ہال کمرے متصل تھے اور یہ بھی تجارتی مال کے لئے بطور سٹور استعمال ہوتے تھے۔ادیب فاضل کی تعلیم سے فارسی زبان کافی اچھے معیار تک سیکھ لی جس کا خط و کتابت فارسی میں کرنے کی وجہ سے بہت فائدہ رہا۔کاروبار میں 1/3 حصّہ کی شراکت مل گئی۔ کار بھی خرید لی جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی از راہِ شفقت کئی مرتبہ سفر فرمایا اور انہیں اور ان کے برادر نسبتی عبدالحیٔ صاحب کو کار چلانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1954ء میں محلّہ دارُالنصر غربی ربوہ میں دو کنال زمین خرید کر اس پر چھ کمروں کا وسیع مکان بنوانے کے تمام اخراجات اپنے والد صاحب کی نگرانی میں دے دیئے جنہوں نے بے حد خوشی اور مسرت سے ایسا گھر تعمیر کروایا جہاں تمام شہروں اور پھر ملکوں سے آئے ہوئے خاندان ایک ایک کمرے کو ایک independent حصہ کے طور پر قیام کے لئے استعمال کرتے اور ربوہ کی برکات سے مستفید ہوتے۔جب تک والدین اور پھر اُن کی پھوپھی اختر النساء صاحبہ حیات رہیں یہ کوٹھی ’’مولوی قدرت اللہ سنوری‘‘ کے نام سے اُن ہی کی تحویل میں رہی، اُن کی

وفات کے بعد کسی اور کو یہ کوٹھی بیچنی پسند نہیں کی اور اپنی والدہ رحیمن بی بی کے عزیز محمد شفیق صاحب کو آسان قسطوں پر منتقل کر دی تا کہ یہ مکان جس کی اینٹ اینٹ اُن کے بزرگ والدین نے اپنی نگرانی میں دُعاؤں کے ساتھ رکھی تھی اور چپے چپے پر دُعائیں کی تھیں وہ قدردان ہاتھوں میں ہی رہے اور والدہ کے عزیزوں کو سہولت ہو جائے۔

والدین کی خدمت کا جو جذبہ اُن کے دل میں تھا اُس کی ایک جھلک اس بیان سے ملتی ہے جو اُن کے والد صاحب نے تجلّیٔ قدرت صفحہ 261 پر درج کیا ہے۔فرماتے ہیں:''چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کا 11/اکتوبر 1904ء کا الہام تھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ڈھیری پیش کرتی ہے جس میں ایک لکڑی بھی ہے، اس الہام کو برخوردار (مسعود خورشید) نے دو ہزار روپیہ بشکل تھیلی کے اپنی والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے روبرو پیش کر کے الہام کو پورا کیا۔جس کا ذکر رسالہ الفرقان اور رسالہ ریویو میں موجود ہے۔(الفرقان دسمبر 1957ء) میں مولانا ابوالعطا جالندھری صاحب نے تفصیلی نوٹ چھاپا جو تذکرہ ایڈیشن پنجم میں درج ہے۔صفحہ 484)۔اپنے خرچ پر ہم دونوں کو 1958ء میں حج کروایا اور کراچی ناظم آباد میں اراضی مسجد کے واسطے خرید کر سلسلہ کے حوالے کر دی۔اور گولیمار کی مسجد کے ساتھ ایک ہال خرید کر مسجد کے ساتھ شامل ہونے کے لئے ہمارے نام سے وقف کر دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے بارہ سیٹ ہمارے اور اپنی اولاد کے لئے خرید کئے اور 13 سیٹ کتب ہائے مذکورہ کے غیر ممالک کے واسطے خرید کئے۔وہ ہر چندہ میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔مشرقی پاکستان والد کو جماعتی دورہ پر جانے کے تمام اخراجات برداشت کئے جس سے وہاں جماعتوں کو بہت فائدہ پہنچا۔خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دُعاؤں سے انہوں نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی مگر ساتھ ساتھ بفضلِ تعالیٰ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی ملحوظ خاطر رکھی۔ چنانچہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید جو حج بیت اللہ میں مسعود خورشید صاحب کے ہمسفر رہے نے مولوی قدرت اللہ صاحب کو ایک خط میں لکھا:''علاوہ ازیں مجھے ذاتی طور پر 1960ء میں حج بیت اللہ شریف کے ایام میں آپ کے صاحبزادے مکرمی مخدومی چوہدری مسعود احمد خورشید کے ذریعہ جو سہولتیں میسر آئیں وہ بھی میں آپ ہی کی برکات کا حصہ سمجھتا ہوں۔یہ آپ کے پیدا کردہ ایمان پرور ماحول کا نتیجہ ہے کہ جس نے برادرم محترم خورشید صاحب کو نوجوانی کے عالم میں آسودہ حالی کے باوجود اس قدر متواضع اور منکسر المزاج اور دین دار طبیعت بخشی ہے کہ خدا تعالیٰ یاد آ جاتا ہے کیونکہ اُس کے پاک مسیح کی قوتِ قدسیہ کی تاثیر نسل در نسل دیکھ کر دل بے اختیار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم پکار اُٹھتا ہے......''۔(ضمیمہ تجلّیٔ قدرت صفحہ 77)

31/دسمبر 1969ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے گرنے پر حادثہ میں شدید زخمی ہوئے۔حالت نازک تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اُسی وقت اطلاع ملنے پر فضلِ عمر ہسپتال تشریف لائے اور فرمایا:'' آپ خدا تعالیٰ کے لئے ربوہ آئے تھے۔خدا تعالیٰ شفا بخشے گا اور آپ اپنے پاؤں سے چل کر آئیں گے۔'' حضور انور نے وہیں حاضرین کی موجودگی میں دُعا کروائی اور لاہور لے جانے کے لئے اور علاج کے متعلق ہدایات عطا فرمائیں۔ خلیفۂ وقت کی دُعاؤں کی قبولیت کا معجزہ ہم 41 سال تک اس طرح دیکھتے رہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک پاؤں اس حادثہ میں ضائع ہونے کے باوجود'' آپ اپنے پاؤں سے چل کر آئیں گے۔'' ایسی الٰہی بشارت خلیفۂ وقت کی طرف سے عطا ہوئی کہ شائد ہی کوئی جلسہ سالانہ ایسا ہو جس میں وہ شامل نہ ہو سکے ہوں۔پاکستان کے جلسوں میں جاتے رہے۔پھر لنڈن میں اور امریکہ،کینیڈا ،قادیان میں جلسوں میں شریک ہوئے۔جلسہ سالانہ قادیان 1980ء میں تقریر کی سعادت نہ صرف اُنہیں بلکہ اُن کے چھوٹے بھائی داؤد احمد صاحب گلزار کو بھی حاصل ہوئی۔ اس میں بھی ایک رنگ میں 75 سال پہلے کی ایک بشارت پوری ہوئی۔یہاں ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتی ہوں۔ تجلّیٔ قدرت میں مولوی قدرت اللہ سنوریؓ اپنے والد صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد آپ کی دُعاؤں اور عبادات کا رنگ بالکل بدل گیا تھا۔اس سوز اور رقت کے ساتھ دُعائیں کرتے تھے کہ لوگ سن کر خیال کرتے کہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا شاید وہ فوت ہو گیا۔(صفحہ 22) آگے صفحہ 261 پر لکھتے ہیں: والد صاحب کو 1904ء میں طاعون ہوئی۔ایسا سخت حملہ تھا کہ مجھے شک تھا کہ فوت ہو جائیں گے مگر اس حالت میں والد صاحب نے بتایا کہ مَیں فوت نہیں ہوں گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ تم قدرت اللہ کے دو بیٹے دیکھ کر وفات پاؤ گے۔چنانچہ جب 1923ء میں مسعود احمد پیدا ہوا اور 1925ء میں داؤد احمد پیدا ہوُا تو والد صاحب نے اُن کی پیدائش پر فرمایا کہ یہ دو لڑکے ہیں جو مَیں نے کہے تھے اور فرمایا مسعود احمد کے ساتھ داؤد احمد کو چلتے پھرتے دیکھا تھا۔ چنانچہ 1937ء میں والد صاحب سنور میں فوت ہوئے اور نعش مبارک بذریعہ لاری قادیان پہنچائی گئی اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے''۔

خدا تعالیٰ کی شان اور اپنے عبادت گزار بندوں سے پیار سے کئے ہوئے وعدے اور بشارات کیسے کیسے نظارے دکھاتی تھیں۔ یہ وہ اصحاب تھے جنہیں یہ روحانی بلندیاں مسیح پاک علیہ السلام کی قوتِ قدسی سے عطا ہوئیں کہ نہ صرف اس میں جسمانی احیاء کی طرف اشارہ تھا بلکہ روحانی ترقی کی طرف بھی اُن کا اکٹھا چلنا پھرنا انہیں دکھایا گیا۔فَالحمدللہ علیٰ ذٰلِک۔

پاکستان میں مسعود احمد خورشید صاحب بفضلِ تعالیٰ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اجلاسوں میں سال بسال منتخب نمائندہ کی حیثیت سے ربوہ جا کر شرکت کی توفیق پاتے رہے۔جماعتی تقاریب اور نمازِ جمعہ میں شمولیت نہایت اہتمام اور باقاعدگی سے کرتے تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت دو مرتبہ نصیب ہوئی۔1960ء میں شیخ مبارک احمد صاحب، چوہدری شبیر احمد صاحب کی معیت حاصل رہی 1961ء میں اپنی اہلیہ ناصرہ بیگم کے ہمراہ دونوں کو سعادتِ حج نصیب ہوئی۔اُس زمانے میں کوئی Guide book ملنی آسان نہیں تھی انہوں نے حج بیت اللہ شریف کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔اس میں فلسفۂ حج میں حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کبیر میں سے حج کا فلسفہ پیش کیا اور دیگر مناسکِ حج کی تفصیل لکھی۔ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر جماعت میں یہ کتاب تقسیم کی جس سے بہت سے حج کرنے والوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔

1951ء میں کراچی منتقل ہوئے۔ایران ٹریڈنگ سنٹر کے نام سے کھوری گارڈن میں دفتر کھولا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایران اور مشرقی پاکستان کے درمیان درآمدات اور برآمدات کا کاروبار بہت فائدہ مند رہا۔تقریباً 15 سال مشرقی پاکستان کے خود مختار ہونے اور ایرانی تجارتی حالات بدلنے تک نہایت منافع سے یہ کاروبار چلتا رہا۔ڈرائی فروٹ اور jute goods اور کاغذ کی تجارت۔

مسعود خورشید صاحب مع فیملی چھ سال ناظم آباد کے علاقہ میں رہے جس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کے علاقہ میں خوبصورت وسیع مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔یہ مکان''ہل پارک'' کے قریب بنا۔1990ء تک یہاں رہائش رکھی مستقلاً یہ گھر،اُس کے ہال کمرے، باغیچہ جماعتی تقریبات کے لئے سنٹر کا کام دیتے رہے۔سالہا سال باقاعدگی سے پورا رمضان المبارک روزانہ جماعت کے علماء کرام درسِ قرآن دیتے رہے۔ درسِ قرآن کے علاوہ یہ گھر نماز سنٹر بھی رہا۔حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی زندگی میں (1968ء تک) مولوی صاحب ہر سال چند ماہ یہاں قیام فرما ہوتے تو فجر اور مغرب کی نمازوں کے لئے احباب وخواتین جمع ہوتے تو وہ امامت کرواتے۔ہمیشہ ہر کام میں خدا کی رضا کی جستجو میں رہتے۔حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ فقرے ہمیشہ نمایاں لکھ کر سامنے رکھتے:'' خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں۔''

بہت لمبے عرصہ تک مسعود خورشید صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری خدمتِ خلق کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔جماعت کے بہت سے لوگوں کو ملازمتیں دلوائیں۔کاروبار شروع کرنے میں مدد دی، بنیادی تربیت اپنے دفتر میں دلوائی تا کہ بہتر ملازمت کر سکیں۔غریبوں۔ یتیموں۔بیواؤں کی تمام عمر مدد کرتے رہے۔باقاعدہ وظیفے مقرر کئے ہوئے تھے۔بعض کو باقاعدگی سے اور بعض کو سال میں خاص موقعوں یعنی عیدین وغیرہ پر بھیجتے تھے۔جماعت کے عہدیداران اور خاص طور پر مربیان کی بے حد عزت کرتے اور ان کی خدمت کرنے میں بے حد خوشی محسوس کرتے۔ بہت سے مبلغین جب بیرونی ممالک جاتے آتے کراچی میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور بحری اڈہ ہونے کی وجہ سے کراچی قیام کرتے تو ان کا گھر ہمیشہ انہیں ٹھہرانے، ان کے کاغذات تیار کروانے،سفر کی تیاریاں کروانے، حج بیت اللہ کے لئے عازمِ سفر مسافروں کو ٹھہرانے،کار اور ڈرائیور کی سہولتیں دینے کی توفیق پائی۔

1991ء میں جبکہ خلیفۂ وقت ہجرت کر کے لندن تشریف لے جا چکے تھے اور جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی وہیں ہوتا، ہر سال شرکت کی کوشش کرتے۔ چاروں بیٹے بھی چونکہ بیرونِ ملک مُنتقل ہو گئے تھے۔برطانیہ تو اُس وقت رہائش کے لئے لوگوں کو زیادہ سہولت نہیں دے رہا تھا مگر امریکہ سے بیٹے نے کہا تو وہاں مستقل رہائش کی سہولت مل گئی تو مستقل رہائش امریکہ میں رکھی اور اکثر سال جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے اپنی یادداشتوں میں نوٹ کیا ہے کہ الحمدللہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب پڑھنے کی توفیق ملی ہے۔تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی باقاعدگی سے کرتے اور اِن تمام کتب کے حاشیہ اور اطراف میں اپنی یاددہانی کے لئے نکات اور حوالہ جات درج کرتے جاتے تھے۔ اپنے ربِّ کریم اور اُس کے پاک کلام قرآن کریم سے شدید محبت رکھتے تھے۔روزانہ جس قدر توفیق ملتی گھنٹوں کے حساب سے نوافل اور تلاوتِ قرآن کرتے۔قرآنِ کریم کا ذاتی نسخہ ،جس پر جا بجا حاشیوں میں اور مزید کاغذ لگا کر نشان لگائے ہیں کہ کن نکات پر رُک کر غور کرو اور حضرت مسیحِ موعودؑ، مصلح موعودؓ اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد فرمودہ تفاسیر کے حوالے درج کئے ہیں۔وفات سے پہلے اپنی ایک عزیزہ سے کہا کہ میرے بعد اس کو اپنے ساتھ لے جانا اور پڑھنا اور پڑھانا۔

محبوبِ کبریاء سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت رکھتے تھے اور درثمین فارسی کے نعتیہ اشعار اکثر پڑھتے رہتے۔یہ محبت انہیں آنحضورؐ کے غلامِ صادق، اور عشّاق کے سردار امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام اور تحریرات پڑھ کر حاصل ہوئی۔اکثر سجدوں میں بلک بلک کر دُعا کرتے سُنائی دیتے: یا ربّ اصلح اُمّتَ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اور اُنظر اِلیَّ برحمتِ و تحنن یا سیّدی انا احقر العلمان ہچکیاں لے لے کر روتے اور حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں مخلوقِ خدا کی ہمدردی میں التجا کرتے سنائی دیتے۔رحم کُن بر خلق اے جان آفریں!

خاکسارہ کو درّثمین فارسی کے کچھ اشعار سبقاً پڑھائے اور اُن کی گہری تفسیر اور مطالب نہایت درد سے بیان کئے۔آنحضورؐ کی سیرت پر اپنا ایک مضمون جو اُنہوں نے انصار اللہ کے ایک علمی مقابلے کے لئے لکھا تھا اور جسے اوّل انعام دو ہزار روپے بھی عطا ہوئے تھے اور رسالہ انصار اللہ میں چھپ چکا تھا اکتوبر 1977ء میں کینیڈا گزٹ نے اسے دوبارہ شائع کیا تھا اُسے انہوں سے سیرتِ طیبہ کے عنوان سے چھوٹی سی کتاب کی صورت میں چھپوا دیا تھا۔ وہ جماعت کے احباب میں اور غیر از جماعت جاننے والوں کو تقسیم کرواتے رہے۔

حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک ہزار مزید قادیان سے چھپوانے کی درخواست کر دی کہ مَیں اخراجات پیش کر رہا ہوں۔کتاب کو بلا معاوضہ جہاں ضرورت ہو تقسیم کر دیا جائے۔وفات سے قبل انہیں یہ خبر ملی کہ کتاب پرنٹنگ کے لئے جا چکی ہے۔ یہ جوش اور ولولہ صرف اپنی کتاب کے لئے نہیں تھا۔قرآنِ کریم کے تراجم،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر جماعتی کتب اکثر بڑی تعداد میں خرید کر تقسیم کرتے رہتے تھے۔مکرم کریم اللہ زیروی صاحب کی کتاب Welcome to Ahmadiyyat بھی بہت تعداد میں خرید کر بھجواتے رہے۔ اب کتاب Holy Prophet of Islam کی طباعت پر بہت خوش ہوئے کہ آنحضورؐ کی سیرت پر مکرم کریم اللہ زیروی صاحب نے انگریزی میں کتاب لکھی ہے اور حضورِ انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے کتاب کا Forward تحریر فرمایا ہے۔چنانچہ وفات سے چند ہفتہ قبل تک کتابیں منگوا کر ملکوں ملک بھجواتے رہے اور جماعت میں بہت سے احباب کو فون کر کے خاص طور پر کتاب کو حاصل کرنے، اس سے استفادہ کرنے اور پھیلانے کی طرف اصرار کے ساتھ توجہ دلاتے ۔کتاب کا تعارفی پرچہ کمپیوٹر پر ٹائپ کر کے ملنے کے پتہ کے ساتھ تقسیم کرتے رہے۔اپنی ذات پر تو سوائے اشد انسانی ضروریات کے خرچ کرنا پسند نہیں کرتے تھے مگر اسلامی تعلیمات کے پھیلانے کے لئے نہایت دریا دل تھے۔کوئی خرچ مانع نہیں ہوتا تھا۔لکھائی نہایت خوشخط تھی۔لکھنے کا بہت ملکہ عطا ہوا تھا۔مضامین اور خطوط نہایت خوبصورت لکھتے تھے۔خط و کتابت کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔70 سال کی عمر میں کمپیوٹر کا استعمال سیکھا۔حضرت مصلح موعودؓ کے دفتر میں جو ٹائپ کی مشق کی تھی اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کمپیوٹر کا استعمال نہایت مہارت سے کرتے، دوسروں کو بھی سیکھنے کی ترغیب دیتے اور سمجھاتے کہ اِذَ الصُّحُف نُشِرَتْ (التکویر 81) کی روشنی میں دیکھو کہ یہ ایجادات اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے وجود میں آئی ہیں۔ذکر کرتے کہ مجھے تو ٹیلیفون استعمال کرنا حضرت مصلح موعودؓ نے خود سکھایا تھا۔ اُس سے پہلے مَیں نے کبھی ٹیلیفون ہاتھ میں پکڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

اپنے سب ذاتی کام خود کرتے۔کپڑوں پر استری

کے لئے کبھی کسی کو تکلیف نہ دیتے۔ جوتی خود ہی پالش کرتے۔ اپنی پلیٹ کھانا کھانے کے بعد ہمیشہ خود اٹھا کر لے جاتے اور دھو کر رکھتے۔ یہ اُس وقت بھی اپنی پکی عادت رکھی ہوئی تھی جب گھر میں نوکروں کی چہل پہل تھی، گھر میں بیوی ، بیٹیاں، بیٹے ،بہوئیں، پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں محبت اور ادب سے خدمت کرنے کے لئے تیار موجود ہوتے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کا کام اکثر جاری ہوتا، نماز باجماعت کی بے انتہا پابندی کرتے۔ جب بھی پوچھا جاتا کہ نماز پہلے پڑھنی ہے یا کھانا؟ تو ہمیشہ اُن کا جواب ہوتا ’’ نماز پہلے‘‘۔ شاید یہی وجہ ہے اُن کی وفات سے چند روز پہلے اُن کی ایک عزیزہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تشریف لائے ہیں اور بچوں کو نماز کی ہدایت دی اور مسعود خورشید صاحب کو اپنی کار میں ساتھ بٹھا کر تشریف لے گئے۔

امریکہ میں تقریباً 17 سال قیام پذیر رہے۔ فلوریڈا اور ایٹلانٹا کی جماعتیں گواہ ہیں جہاں یہ وقت گزرا کہ ہمہ وقت احبابِ جماعت کی تعلیم تربیت۔ آپس میں محبت اور ملنساری کے جذبات ، خدمتِ دین کے لئے نہایت جوش و خروش اور جوانمردی کے ساتھ مصروفِ عمل رہے۔ تمام چندے حصہ وصیّت سمیت سال کے شروع میں باقاعدگی سے ادا کر دیتے۔ حسنِ کارکردگی کے award کئی سال ملتے رہے۔ 2004ء میں انہیں long service award کا بھی حقدار ٹھہرایا گیا تھا۔ اور 2008ء اور 2009ء دونوں سالوں میں مجلس انصار اللہ امریکہ کے meritorios service in finance award بھی (چندہ جات کی وصولی اجتماع سے پہلے سو فیصد جمع کروانے پر) مسعود خورشید سنوری صاحب نے حاصل کئے تھے۔ فلوریڈا رہتے ہوئے بھی اُنکو مختلف award ملتے رہے جس میں تعلیمی پرچے سب سے زیادہ حل کر کے بھجوانے پر میامی جماعت کو جو انعام ملا اُس پر اُن کا نام لکھ کر بھجوایا گیا۔ مسعود خورشید صاحب کو بفضلہٖ تعالیٰ چار خلافتوں کا زمانہ دیکھنا نصیب ہوا۔ خلافت سے دلی محبت عقیدت اور خادمانہ تعلق تھا۔ ہر اہم کام شروع کرتے وقت خلیفۂ وقت سے دُعا کے لئے عرض کرنے کے بعد کام شروع کرتے۔ ہر خوشی غمی کی اطلاع کرتے۔ بچوں کو بھی ہمیشہ خلیفۂ وقت سے محبّانہ اور خادمانہ تعلق رکھنے کی نصیحت کرتے اور خلافت کی برکات سمجھاتے رہتے۔ سالہا سال روزانہ ایک خط درخواستِ دُعا کا لکھا کرتے تھے۔ گذشتہ چند سال میں خط ہفتہ وار ہر جمعہ کو حضور کی خدمت میں لکھتے تھے۔ اسکے علاوہ کوئی مسئلہ درپیش ہو تو زیادہ مرتبہ بھی لکھ دیتے۔ حضور کی طرف سے جواب ملنے پر بے حد خوشی کا اظہار کرتے۔ بفضلِ تعالیٰ انہیں جماعت اور خلافت کے صد سالہ جوبلی جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ سخت سے سخت حالات میں بھی ہمیشہ سکون اور تحمل کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ خوش مزاجی اور مسکراہٹ برقرار رہتی۔ مزاحیہ گفتگو بھی کرتے۔ چھوٹے بچوں سے اُن کی عمر کے مطابق کھیل بھی لیتے۔ ٹانگ ضائع ہونے سے 41 سال درد اور بے چینی کی تکلیف برداشت کی مگر کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔ ہر حال میں کہتے الحمدللّٰہ علی کُلّ حال۔ محل جیسے گھر کو چھوڑ کر امریکہ میں چھوٹے گھروں میں رہتے ہوئے بڑھاپے میں بہت سے کام نہایت خوش دلی سے ہاتھ سے کرتے۔ کبھی کسی افسوس یا اداسی کا سایہ بھی پاس نہ آنے دیتے۔ اپنے والدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً مدات میں رقوم بھجواتے۔ لجنہ ہال ربوہ میں تعمیر ہونے لگا تو سنوری فیملی کے عزیزوں کو توجہ دلائی اور رحیمن بی بی صاحبہؓ اور اختر النساء صاحبہ کی طرف سے اپنے بچوں کو شامل کر کے وفات یافتہ بیوی ناصرہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک ایک لاکھ روپیہ بھجوایا۔ یہ وہ ہال ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے از راہ شفقت سرائے مسرور کا نام عطا فرمایا ہے۔ کراچی کی لجنات نے کتاب المحسنات احمدی خواتین کی خدمات کے بارے میں تیار کی تو فوراً اپنے بچوں کو توجہ دلائی کہ اپنی امی کی طرف سے اس کی طباعت کا خرچ بھجوا دو تا کہ جہاں عورتوں کو اس کا فائدہ پہنچے تمہاری امی جو ساری عمر لجنہ کی سرگرم ممبر رہیں وہ اس ثواب میں بھی شامل رہیں۔ چنانچہ طباعت کی رقم بھجوادی۔

ماہِ رمضان المبارک کے وسط میں 25/ اگست 2010ء کو دل کا حملہ ہوا۔ اُس وقت تک گھر میں چلتے پھرتے ، عبادات بجالاتے ، گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت سنتے ، اکثر تو خود بھی قرآن کھولا ہوتا اور ساتھ ساتھ پڑھتے۔ دل کے حملے کے بعد ہسپتال داخل ہوئے۔ ڈاکٹروں نے دل کی حالت کمزور بتائی۔ سب بچے اکٹھے ہو گئے۔ مکمل ہوش اور یادداشت کے ساتھ نہایت حوصلے سے سب سے باتیں کیں۔ جب ڈاکٹروں نے اُن کے سامنے کہہ دیا کہ دل کے muscle بہت کمزور ہیں اور اب چند گھنٹے یا چند ہفتے ہی زندگی کا نظام چل سکے گا تو بچے رنجیدہ ہو گئے، سب کو نہایت حوصلے سے صبر کی تلقین کی۔ ایک ایک کو قریب بلا کر پیار کیا اور کہا: بیٹا! رنج نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ تو تقدیرِ الٰہی ہے۔ آخر میرا وقت آنا تھا۔ حوصلہ رکھو! مَیں تم سب سے بہت خوش ہوں سب سے زیادہ قمر احمد (چھوٹے داماد) سے خوش ہوں کیونکہ وہ بفضلِ تعالیٰ دن رات تبلیغ کرتے ہیں۔ بس میری یہ بات یاد رکھنا کہ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ نماز اور قرآن پڑھنے کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ خلیفۂ وقت سے ہمیشہ خادمانہ تعلق رکھنا اور جماعت کے کام کرتے رہنا۔ ایک دوسرے سے ہمیشہ مل کر رہنا۔ یاد رکھنا کہ تم سب مولوی قدرت اللہ سنوریؓ اور رحیمن بی بی صاحبہؓ کی اولاد ہو۔ روزِ قیامت اُنہیں یا ہمیں تمہاری طرف سے کوئی شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ پھر کہا مَیں نے اپنے حالاتِ زندگی لکھ دیئے ہیں ، حامدہ انہیں مکمل کرے۔ آخر میں کہا کہ حضرت امیر المؤمنین کو سلام عرض کرنا اور میری مغفرت کی دُعا اور نمازِ جنازہ پڑھانے کی درخواست نہایت ادب سے کر دینا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ گھر پر اور دو ہفتے Hospice میں رہے۔ زیادہ تر وقت دعاؤں میں گزارا۔ جو کوئی پاس تلاوت کر رہا ہوتا اُس کے ساتھ الفاظ زیرِ لب دہراتے رہتے۔

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے گیارہ بچوں سے نوازا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 44 نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں، پڑنواسے پڑ نواسیاں اور پڑ پوتیاں یادگار ہیں۔ سب بچے اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

23/ستمبر 2010ء بروز جمعرات 87 سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ہفتہ کے روز جنازہ مسجد بیت الرحمان واشنگٹن پہنچا جہاں بعد نمازِ ظہر محترم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعتہائے امریکہ نے مسعود خورشید صاحب کا مختصر تعارف بیان کرنے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد احمدیہ قبرستان Meryland کے قطعہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم نسیم مہدی صاحب نے دُعا کروائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12/نومبر 2010ء کو نماز جمعہ کے بعد آپ کی نمازِ جنازہ غائب دوسرے مرحومین کے ساتھ پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ میں اور آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

’’اس کے علاوہ ایک اَور جنازہ ہے۔ ان کا بھی جنازہ غائب ابھی ادا ہوگا۔ تیسرا جنازہ غائب مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب کا ہے۔ ان کی وفات کو دو مہینے گزر گئے ہیں۔ یہ بھی مختلف حیثیتوں سے خاص طور پر کراچی میں جماعت کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور امریکہ میں بھی۔ ان کی بچیاں بھی جماعت کی یہاں خدمات انجام دے رہی ہیں اور ان کی آگے اولادیں بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے‘‘۔

آپ کے پسماندگان میں: 1. مکرم حمید انور صاحب لندن، 2. مکرم منیر احمد خورشید صاحب کینیڈا، 3. مکرم کریم احمد صاحب پورٹ لینڈ امریکہ، 4. مکرم مجید احمد سنوری صاحب ورجینیا امریکہ، 5. محترمہ صادقہ کرامت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرامت صاحب لندن 6. محترمہ مبارکہ وسیم صاحبہ اہلیہ محمد وسیم صاحب اٹلانٹا ، 7. محترمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم شجر احمد فاروقی صاحب لندن، 8. محترمہ نصیرہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم قمر احمد صاحب کراچی شامل ہیں۔

تمام قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان و عزیزان کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یوگنڈا میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا مختصر تذکرہ

(رپورٹ: نعیم احمد سعید۔ چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یوگنڈا)

ہیومینٹی فرسٹ دنیا بھر میں خدمت انسانیت کی توفیق پا رہی ہے۔ یوگنڈا میں بھی یہ خدمات مسلسل جاری ہیں۔ یوگنڈا کے Butaleja District کے ایک گاؤں Namehere جہاں چاول کی فصل بوئی جاتی ہے لیکن چونکہ یہ گاؤں Bududa دریا کے پاس واقع ہے اس لئے بارشوں کے موسم میں سیلاب کی وجہ سے دریا کا پانی بھی اس گاؤں میں آجاتا ہے۔ اور چاولوں کی فصل چھڑانے کے لئے ان لوگوں کو سات کلومیٹر کا فاصلہ سے کر کے جانا پڑتا ہے۔ جو بارشوں کے موسم میں راستے کی خرابی کی وجہ سے بہت دوبھر ہو جاتا ہے۔ اور اخراجات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ہیومینٹی فرسٹ یوگنڈا نے وہاں کا جائزہ لے کر گاؤں کے بزرگوں اور دوسرے لوگوں کے مشورہ سے وہاں چاول چھڑنے کی مشین لگا کر دینے کا فیصلہ کیا۔

مقامی لوگوں نے اس کے لئے زمین پیش کی اور گاؤں کے دوسرے لوگوں نے مشین کے لئے کمرہ تعمیر کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔

اس پروجیکٹ سے Namehere گاؤں کے علاوہ تین اور گاؤں بھی مستفید ہوں گے جس سے تقریباً 45000 لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ چند لوگوں کو مشین چلانے کی تربیت بھی دی گئی ہے۔

اس پراجیکٹ سے سب گاؤں والے بہت خوش ہیں اور اسے گاؤں کی خوشحالی کے لئے پہلا قدم قرار دیا ہے۔

ایک لیڈر نے کہا کہ آج کا دن ہمارے لئے خوشیاں منانے کا دن ہے۔ اب ہم اپنی فصل اور اپنی رقم کو بچا سکتے ہیں۔

ایک لیڈر نے کہا کہ کئی تنظیموں نے آ کر کئی وعدے کئے ہیں لیکن ہیومینٹی فرسٹ ایسی تنظیم ہے جس نے یہ وعدہ پورا کیا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی یہ ہماری مدد کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہیومینٹی فرسٹ کو اسی طرح دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

منیلا (فلپائن) میں پہلی مرتبہ عید ملن پارٹی کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: معصوم احمد۔ مبلغ انچارج فلپائن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16/نومبر 2010ء فلپائن میں عید الاضحیٰ منائی گئی۔ امسال پہلی دفعہ حکومت کی طرف سے عید کے موقع پر سرکاری چھٹی کا اعلان کیا گیا جو ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

منیلا کی جماعت کے بہت سے احباب ایک دن قبل یا اس دن صبح مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا اور نماز کے بعد سب لوگ خوشی خوشی گلے ملے۔ اور ہم لوگوں نے بڑی خوشیوں کے ساتھ عید منائی۔

زمبونگا (Zamboanga) جماعت نے بھی عید منائی گئی اور احمدیوں کے ساتھ ساتھ غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہمارے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ اس موقع پر بعض غیر از جماعت دوستوں کو کچھ کتب دیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت فلپائن کو ترقی عطا فرمائے اور وسیع پیمانے پر پیغام حق پہنچانے کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ: پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی چند جھلکیاں از صفحہ نمبر 16

تھا۔ اسی گروپ نے ایک احمدیہ مخالف سالانہ کیلنڈر بھی شائع کروا کر تقسیم کیا جس پر درج ہے کہ ’’احمدیوں کو ایک ہی علاج ہے۔۔ الجہاد۔ الجہاد‘‘ علاقہ بھر میں احمدیہ مخالف لٹریچر، سٹیکرز اور پمفلٹ بانٹے گئے اور لوگوں کو اکسایا گیا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ سوشل تعلقات ختم کر دیں

تہال ضلع گجرات: ایک مولوی نے 23 اکتوبر کا اپنا خطبہ جمعہ احمدیوں کے خلاف بدزبانی کے لئے وقف رکھا اور انہیں مرتد قرار دیا۔ اور لوگوں کو بتایا کہ مرتد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں مستوجب سزا ہیں اور احمدی توبہ کر لیں ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔ اور مولوی صاحب نے لوگوں کو کہا کہ وہ احمدیوں سے سوشل تعلقات نہ رکھیں۔

اسلام نگر ضلع سیالکوٹ: ایک مولوی قاری محمد افضل احمدیوں کے خلاف بہت سرگرم ہے۔ اسی مولوی نے چوک داتا زید کا میں ایک احمدیہ مسجد کی تعمیر رکوائی تھی یہ مولوی سب احمدیوں کو توبہ کرنے اور دوبارہ اسلام قبول کرنے کا کہتا ہے۔ یہ مولوی اسلام نگر میں اپنا ایک مدرسہ بنوا رہا ہے اور معصوم احمدیوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا اس کا کام ہے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

میری زندگی کا ایک عجیب واقعہ

پندرہ روزہ ''المصلح'' کراچی اکتوبر 2008ء میں مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب دعاؤں کی قبولیت کے ایک نشان کا ذکر یوں کرتے ہیں کہ 1966ء میں مَیں نیشنل بنک آف پاکستان کی گجرات برانچ کا مینیجر تھا تو ہیڈآفس کے حکم پر کئی بار کشمیر کے شہر بھمبر گیا تا کہ وہاں برانچ کھولنے کا سروے کیا جائے۔ یہاں وہ قلعہ بھی ہے جسے فرقان فورس نے فتح کرکے اس پر پاکستانی جھنڈا لہرایا تھا۔ ایک بار یہ علاقہ دکھانے مَیں اپنی فیملی کو بھی ساتھ ہی اپنی کار میں لے گیا۔ واپسی شام کے وقت ہوئی۔ لیکن ابھی بھمبر سے کچھ ہی دُور گئے تھے کہ کار کی فین بیلٹ ٹوٹ گئی۔ نہ تو میں اہلیہ اور بچوں کو ساتھ لے کر بھمبر جا کر کوئی امداد لاسکتا تھا اور نہ اہلیہ اور بچوں کو چھوڑ کر اکیلا مدد کے لئے جاسکتا تھا۔ ہم گاڑی کے اندر ہی بیٹھے رہے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر نہایت عاجزانہ دعائیں کرتے رہے کہ ہماری مدد کر۔ مگر کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ مدد کس طرح آئے گی۔

رات گہری ہونے لگی تو جانوروں کے بولنے کی آوازیں آنے لگیں۔ رات قریباً گیارہ بجے بھمبر کی طرف سے ایک روشنی آتی نظر آئی اور ہماری گاڑی سے کوئی دوتین سوگز کے فاصلے پر آ کر رُک گئی۔ ہم سب اپنی گاڑی سے اُتر کر گاڑی کے پچھلی طرف کھڑے ہوگئے تا کہ آنے والی گاڑی کو پتہ چلے کہ ایک فیملی ہے۔ وہ گاڑی آتے آتے ہمارے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔ ایک کیپٹن فوجی وردی میں گاڑی چلا رہا تھا اور اُس کا ڈرائیور ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اُن کے پوچھنے پر مَیں نے واقعہ بتایا اور درخواست کی کہ آگے کچھ فاصلے پر کوٹلہ کگرالی گاؤں ہیں ان میں کسی میں ہمیں پہنچا دیں۔ کیپٹن صاحب نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ ان کی گاڑی Tow کرلو۔ ڈرائیو نے ایک رسّی سے ہماری گاڑی کو اپنی جیپ کے پیچھے باندھ دیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ جب متذکرہ گاؤں میں پہنچے تو میں نے ایک گاؤں والے سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو گجرات میں بینکوں میں جاتا ہے۔ اُس شخص نے ایک دروازہ پر دستک دی۔ وہ شخص نیند سے بیدار ہوا اور گھر کے باہر نکلا تو خوشی کے ساتھ مجھے گلے لگالیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ 1967-1966ء میں ہم دونوں لاہور میں ایک ہی کالج میں زیرتعلیم رہے ہیں۔

میں نے اسے گاڑی کی خرابی کا واقعہ اور کیپٹن صاحب کی امداد کا قصہ سنایا اور اسے کہا کہ رات ہم اس کے پاس رہیں گے اور کل صبح سویرے کسی بس وغیرہ پر گجرات چلے جائیں گے۔ اس نے کہا کہ پچھلے گاؤں سے ایک بس 9 بجے صبح چلتی ہے اور جگہ جگہ رُکتی ہوئی قریباً 12 بجے گجرات پہنچتی ہے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو بنک کی چابیاں ہیں اگر بینک 9 بجے نہ کھلا تو ہنگامہ ہوجائے گا۔ کیپٹن صاحب کو معلوم ہوا کہ میں بینک کا مینیجر ہوں اور میرا 9 بجے بنک کھولنا ضروری ہے تو انہوں نے کہا کہ مَیں اپنی کار یہاں پر چھوڑ دوں اور وہ مجھے جیپ میں گجرات چھوڑ کر پھر اپنی یونٹ میں چلے جائیں گے۔ چنانچہ ہم اُن کے ساتھ جیپ میں سوار ہوگئے۔

راستہ میں کیپٹن صاحب نے بتایا کہ بیس روز پہلے ہی میری تبدیلی کھاریاں سے بھمبر ہوئی ہے لیکن چند ضروری چیزیں کھاریاں سے لانی ہیں۔ دو دفعہ کمانڈنگ آفیسر سے کھاریاں جانے کی اجازت مانگی لیکن انہوں نے اجازت نہ دی تو آخر مَیں چپ ہوکر بیٹھ گیا۔ لیکن آج انہوں نے مجھے خود ہی بلا کر کہا کہ آپ راتوں رات کھاریاں جاکر اپنا کام کرلو اور صبح کی روشنی ہونے سے پہلے واپس پہنچ جانا۔ آفیسر نے یہ بھی کہا کہ اس علاقہ میں ڈاکو فوجیوں کو بھی لوٹ لیتے ہیں اس لئے اپنا اسلحہ ساتھ رکھنا۔ وہ بتانے لگے کہ پہلے میں نے آپ کی گاڑی سڑک پر کھڑی دیکھی تو میں نے کہا کہ لو مشکل وقت آ گیا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ ان کو کوئی پرابلم ہوگئی ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ میں آپ کے پاس پہنچا۔ لیکن دراصل اللہ تعالیٰ نے مجھ سے آپ کی خدمت کرانا تھی اس لئے میرے آفیسر نے اس سے قبل مجھے کھاریاں جانے کی اجازت نہ دی اور بغیر میری درخواست کے مجھے بلا کر کھاریاں جانے کے لئے کہا۔

رات گئے ہم گجرات پہنچ گئے اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ایک اضطراری دعا اور غیبی امداد کا معجزہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھایا آج بھی جب اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو حضرت مسیح موعودؑ کے لئے دعائیں کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں دعاؤں کی اہمیت اور حقیقت سے روشناس کیا۔

عبدالسلام سکول لاہور

ماہنامہ ''النور'' امریکہ جون 2009ء میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے عبدالسلام سکول آف میتھے میٹیکل سائنسز لاہور سے متعلق ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔

مجھے پاکستان میں پروفیسر عبدالسلام صاحب سے وابستہ چار یادگاریں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے:

(1) جھنگ کے محلّہ فاروقیہ میں ڈاکٹر سلام کا گھر جہاں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور جہاں گورنمنٹ کی طرف سے ایک خستہ حال یادگاری تختی لگی ہوئی ہے۔ مکان کی رکھوالی کیلئے ایک چوکیدار یہاں موجود ہے۔

(2) گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کا شعبہ جہاں دیوار پر شعبہ کے سربراہوں کے نام لکڑی کی تختی پر دیوار پر آویزاں ہیں۔ یہ شعبہ بڑے وسیع وعریض ہال میں ہے جس کا نام اب 'سلام ہال' ہے۔

(3) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں فزکس کا شعبہ جہاں سلام چیئر کا دفتر ہے اور جس کے حامل پروفیسر غلام مرتضیٰ ہیں۔ یہاں راہداری کی دونوں طرف دیواروں پر ڈاکٹر سلام کی تصاویر آویزاں ہیں۔

(4) لاہور کے محلّہ نیو مسلم ٹاؤن میں قائم عبدالسلام سکول آف میتھے میٹیکل سائنسز جو ریاضی میں تحقیق کرنے والا عالمی ادارہ ہے۔ اسے حکومت پنجاب نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی زیرنگرانی 2004ء میں قائم کیا تھا جس کا مقصد ریاضی کے علوم میں ریسرچ اور ایڈوانس سٹڈیز ہے۔ سکول کے ڈائریکٹر جنرل پروفیسر ڈاکٹر رضا چوہدری ہیں جو واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی میں بیس سال تک تدریس کا فریضہ انجام دینے کے بعد پاکستان لوٹے ہیں۔ یہ سکول اس وقت ساؤتھ ایشیا میں سب سے مضبوط ادارہ ہے جہاں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ سکول کا نصب العین یہ ہے کہ پروفیشنل سائنسدانوں کی تربیت کی جائے تا کہ وہ علوم ریاضی کے مختلف شعبوں میں تحقیق کا کام کرسکیں۔ سکول کا ایک نہایت اہم کام پوسٹ ڈاکٹرل فیلوشپ کو شروع کرنا تھا۔ اس کے لئے پہلے پاکستانی طلبہ دیگر ممالک میں جایا کرتے تھے مگر اب غیرممالک سے طلباء پاکستان آرہے ہیں۔ اس سال چین، جرمنی، رومانیہ، امریکہ اور ازبکستان سے طلبہ آئے ہیں۔ اس وقت یہاں 106 سکالرز ریسرچ کا کام کررہے ہیں جن میں سے 18 پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔ ایک خاتون مس شاہین نذیر ایشیا کی سب سے کم عمر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والی طالبہ ہیں۔

یہاں کی فیکلٹی سو فی صد غیرملکی ہے۔ یعنی 43 ریاضی دان جن میں سے بعض فل ٹائم اور بعض وزیٹنگ پروفیسرز ہیں اُن کا تعلق اِن بارہ ممالک سے ہے: برطانیہ، جرمنی، امریکہ، چین، سویڈن، ناروے، روس، رومانیہ، جارجیا، بلغاریہ، چیکوسلاواکیہ اور ہالینڈ۔ یہ پروفیسرز پی ایچ ڈی کے طلباء کے کام اور پوسٹ ڈاکٹرل فیلوز کے تحقیقی کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ فیکلٹی کے ممبران اور طلبہ کے اب تک دوصد سے زائد ریسرچ پیپرز دنیا کے مشہور ریاضی کے جریدوں میں شائع ہوچکے ہیں۔ غیرممالک کی 22 یونیورسٹیوں کے ساتھ ایکس چینج پروگرام بھی جاری ہے۔

ریاضی کو پاکستان میں سیکنڈری اور ہائرسیکنڈری سکولوں کے طلباء میں مقبول بنانے میں بھی اس ادارہ نے قابل ذکر کردار ادا کیا ہے۔ اس ضمن میں ایک انٹرنیشنل مقابلہ شروع کیا گیا ہے جس کا نام کانگروز آف میتھے میٹکس ہے۔ اس میں تیسرے سے تیرھویں گریڈ تک کے طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔ اس مقابلے میں 2005ء میں 6,000 طالبعلموں نے حصہ لیا تھا جبکہ پچھلے سال یہ تعداد 37,000 تھی۔ بین الاقوامی سطح پر یہ مقابلہ ہر سال 17 مارچ کو منعقد ہوتا ہے۔ گزشتہ سال مختلف ممالک کے تین ملین طلباء نے اس میں حصہ لیا تھا۔ پاکستان بین الاقوامی مقابلے کا ممبر 2005ء میں بنا تھا جبکہ ہندوستان کو اس کی ممبرشپ ابھی تک نہیں ملی۔

2005ء میں پاکستان نے پہلی بار ایک مقابلہ IMO یعنی International Mathematical Olympiad (جو میکسیکو میں منعقد ہوا تھا) اُس میں حصہ لیا تھا۔ اس کے لئے رومانیہ کے ریاضی کے دو پروفیسروں نے طلباء کی مدد کی تھی۔ پاکستانی طلباء نے اس موقعہ پر ریاضی کے چند ایسے مسائل پیش کئے تھے جن کو اوّل درجہ کا قرار دیا گیا تھا۔ 2007ء میں پاکستان نے مقابلے میں کانسی کا تمغہ جیتا تھا۔

طلباء کے لئے Communication Skills پروگرام بھی جاری ہے تا کہ بولنے اور لکھنے میں مہارت پیدا کرنے کے ساتھ خود اعتمادی پیدا کی جائے۔ فیکلٹی کے ممبران کی پرفارمنس بڑھانے کیلئے نومبر 2006ء سے پروفیشنل ڈیویلپمنٹ ورکشاپس شروع ہیں۔ پاکستان کے دور دراز کے علاقوں میں ریاضی کی تعلیم دینے کیلئے کوچنگ سینٹرز کھولے گئے ہیں اور پاکستانی یونیورسٹیوں کے ریاضی کے پروفیسروں کے لئے ریاضی کی چند شاخوں میں intensive courses شروع کئے گئے ہیں۔

2009ء میں یہاں چوتھی عالمی کانفرنس بعنوان 21st Century Mathematics منعقد ہوئی۔ سکول کے پاس اس وقت ٹاپ کلاس کے میتھے میٹیکل سائنسدان ہیں جو اپلائیڈ اور پیور میتھ میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ یہ سائنسدان ماحولیات، بائیو سائنسز اور انڈسٹری کیلئے میتھے میٹیکل ماڈلنگ فراہم کرنے کے قابل ہیں۔

سکول سے اعلیٰ معیار کا تحقیقی جریدہ Journal of Prime Research in Mathematics شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح ریاضی کیلئے ایک اَور میگزین بھی شائع ہوتا ہے جس کا نام Math Track ہے۔

روزانہ علمی مذاکرہ بھی منعقد ہوتا ہے جس میں ریاضی کی مختلف شاخوں میں ہونے والی نئی تحقیقات کو زیربحث لایا جاتا ہے۔ ادارہ کی عمدہ کارکردگی کے پیش نظر انٹرنیشنل سائیٹفک مانیٹرنگ ایجنسی نے پاکستان کو ''رائزنگ سٹار'' کا درجہ عطا کیا ہے۔

اعزاز

مکرمہ رابعہ حمید صاحبہ بنت مکرم حمید افضل صاحب آف ربوہ کو 2009ء میں کالج برائے خواتین لاہور سے تین اعزازات حاصل ہوئے ہیں جو وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے دیئے۔ ان اعزازات میں B.Sc آنرز کیمسٹری میں اوّل آنے پر طلائی تمغہ، شعبہ کیمسٹری کی طرف سے رانا سلطان ایوارڈ اور رول آف آنرز کا ایوارڈ شامل ہیں۔

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ فروری 2008ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

محبت کیوں بھلا ناکام ہوگی
کسی اِک سے نہ ہوگی عام ہوگی
وہ کہتے ہیں پکڑ ہوگی نہ اپنی
اگر ہوگی برائے نام ہوگی
تجلّی ہر طرف حسنِ ازل کی
نمازِ عشق بھی ہر گام ہوگی
نہ کوئی اَور نسخہ کام دے گا
محبت سے یہ دنیا رام ہوگی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th January 2011 – 3rd February 2011

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 28th January 2011

00:00 MTA World News & Khabranama
00:35 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th January 1996.
02:25 Historic Facts
02:55 MTA World News & Khabranama
03:40 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st February 1995.
04:55 Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 26th July 2008, from the ladies Jalsa Gah.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 22nd January 2011.
08:35 Siraiki Muzakarah
09:35 Rah-e-Huda
11:05 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log
13:00 Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
14:05 Dars-e-Hadith
14:20 Bengali Service
15:20 Real Talk
16:15 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Seerat Sahaba Rasool
17:00 Friday Sermon [R]
18:15 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Science and Medicine Review & Insight
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday 29th January 2011

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:25 Tilawat
00:35 International Jama'at News
01:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th January 1996.
02:15 MTA World News & Khabarnama
02:50 Friday Sermon: rec. on 28th January 2010.
03:55 Zinda Log
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:30 Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 27th July 2008.
08:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 16th February 1997. Part 1.
09:20 Friday Sermon [R]
10:35 Yassarnal Qur'an
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Dars-e-Hadith
12:35 Zinda Log
12:55 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 29th January 2011.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:15 Yassarnal Qur'an [R]
18:35 Arabic Service
20:40 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]
23:55 Friday Sermon [R]

Sunday 30th January 2011

01:10 MTA World News & Khabarnama
01:45 Tilawat
01:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th January 1996.
03:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:20 Friday Sermon: rec. on 28th January 2011.
04:35 Zinda Log
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat
06:10 Dars-e-Hadith
06:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 29th January 2011.
07:25 Zinda Log
07:55 Faith Matters
09:00 Jalsa Salana Germany: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 23rd August 2008, from the ladies Jalsa Gah.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 29th February 2008.
12:00 Tilawat
12:10 Yassarnal Qur'an
12:40 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:10 Bengali Service
14:05 Friday Sermon [R]
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 30th January 2011.
16:15 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Food for Thought: food labelling.
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:20 Ashab-e-Ahmad

Monday 31st January 2011

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:15 International Jama'at News
01:45 Zinda Log
02:15 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th February 1996.
03:15 MTA World News & Khabarnama
03:50 Friday Sermon: rec. on 28th January 2011.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 29th January 2011.
08:50 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1999.
09:50 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 19th November 2010.
11:10 Jalsa Salana Speeches: delivered by Karimuddin Shahid, on women's rights.
11:50 Tilawat
12:00 International Jama'at News
12:30 Zinda Log
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 22nd April 2005.
15:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:25 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th February 1995.
20:35 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]
22:15 Jalsa Salana Speeches [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Tuesday 1st February 2011

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th February 1995.
02:40 MTA World News & Khabarnama
03:20 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1999.
04:20 Zinda Log
04:55 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 24th August 2008.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Science and Medicine Review & Insight
07:00 Zinda Log
07:30 Slough Peace Conference
07:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 30th January 2011.
08:55 Question and Answer Session: recorded on 4th October 1998.
10:10 Indonesian Service
11:05 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 19th February 2010.
12:10 Tilawat
12:20 Zinda Log
12:45 Science and Medicine Review & Insight
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
15:05 Yassarnal Qur'an
15:25 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 28th January 2011.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]
22:10 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
23:00 Real Talk

Wednesday 2nd February 2011

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an
01:05 Dars-e-Malfoozat
01:15 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th February 1996.
02:15 Learning Arabic
02:35 Slough Peace Conference
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00 Question and Answer Session: recorded on 4th October 1998.
05:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi (saw)
06:40 Yassarnal Qur'an
07:10 Zinda Log
07:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 29th January 2011.
09:00 Question and Answer Session: recorded on 12th January 1996. Part 1.
10:15 Indonesian Service
11:15 Swahili Service
12:05 Tilawat
12:20 Zinda Log
12:40 Friday Sermon: rec. on 6th May 2005.
13:45 Bangla Shomprochar
14:45 Rah-e-Huda
16:20 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:35 Yassarnal Qur'an [R]
16:55 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:40 Real Talk
20:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]
21:50 Jalsa Salana Qadian: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 27th May 2009.
22:50 Friday Sermon [R]

Thursday 3rd February 2011

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 Seerat-un-Nabi (saw)
01:25 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th March 1996.
02:50 MTA World News & Khabarnama
03:30 Zinda Log
03:55 Friday Sermon: rec. on 6th May 2005.
04:55 Jalsa Salana Qadian: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 27th May 2009.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Khuch Yaadain Kuch Baatain
07:45 Zinda Log
08:30 Faith Matters: an English question and answer programme.
09:40 Adaab-e-Zindagi
10:25 Indonesian Service
11:25 Pushto Service
12:10 Tilawat
12:20 Dars-e-Malfoozat
12:35 Zinda Log
13:10 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 28th January 2011.
14:15 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th March 1995.
15:20 Adaab-e-Zindagi
16:10 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:05 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 30th January 2011.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 18 | Friday 21 January, 2011 | Issue No. 03

پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی ایک جھلک

(دوسری و آخری قسط)

(تسلسل کے لئے دیکھئے گزشتہ شمارہ 14 ؍جنوری 2011ء)

......احمدیوں کو عید کے موقع پر جانور قربان کرنے سے روک دیا گیا۔

روزنامہ نوائے وقت اور روزنامہ جموں وکشمیر کے مورخہ 16 نومبر کے شمارہ میں شائع شدہ خبروں کے مطابق آزاد کشمیر میں درج ذیل واقعہ پیش آیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر قاری عبدالحفیظ قاسمی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس عیدالاضحیٰ کے موقع پران کی طرف سے ایسے علاقوں میں خاص طور پر جانوروں کی اجتماعی قربانی کا انتظام کیا جارہا ہے جہاں قادیانی زیادہ سرگرم ہیں۔ اور قادیانی چونکہ ختم نبوت کے منکر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا وہ اس عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانور کی قربانی نہیں کر سکتے کیونکہ اس موقع پر جانور کی قربانی ’’شعائر اسلامی‘‘ میں داخل ہے۔ اور احمدیوں کے قربانی کے جانوروں کا گوشت ’’مسلمانوں‘‘ کو تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ گوشت ’’مسلمانوں‘‘ کے لئے بکلی حرام ہے۔ اور اب اگر قاری صاحب کے اس اعلان کے بعد بھی احمدیوں نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے جانور ذبح کئے یا ان کا گوشت تقسیم کیا تو مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے خلاف ’’شعائر اسلامی‘‘ کی بے حرمتی کے الزام میں قانونی چارہ جوئی کرے گی۔

مندرجہ بالا واقعہ کھول کر دکھا رہا ہے کہ کس طرح کالے قوانین کی آڑ میں احمدیوں کی مذہبی آزادی کو پامال کیا جارہا ہے۔ اب احمدیوں کو عید کے دن اپنی قربانی کے جانور ذبح کرنے میں بھی مکمل احتیاط کے پہلو اختیار کرنے پڑتے ہیں۔

......دوردراز مقیم اکلوتے احمدی گھرانے کی مشکلات

ضلع شیخوپورہ کے گاؤں مبارک پورہ میں مکرم نصیر احمد صاحب کا گھرانہ واحد احمدی گھر ہے۔ اورانہیں ایک مدت سے عقیدہ کی بناء پر مخالفت کا سامنا تھا مگر اب اس مخالفت میں وہ شدت اور تیزی آچکی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ مثلاً مکرم نصیر احمد صاحب مرکز میں اپنے ایک خط میں بتاتے ہیں کہ گاؤں کے لوگ ان کے خاندان کے ساتھ ’’شودروں‘‘ جیسا سلوک کررہے ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ امسال مورخہ 20 مئی کو درجن بھر مُلّاں ہمارے گاؤں میں وارد ہوئے اوران فتنہ پردازوں کے سبب سے خاکسار شدید خوف وہراس میں مبتلا رہا۔ ان مُلّانوں کے دورے کے بعد اس احمدی گھرانے کے ساتھ جاری زیادتی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا اور انہیں احمدیت ترک کرکے ’’اسلام‘‘ قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیز اس گاؤں کے وہ نوجوان جو لاہور میں بھاٹی دروازے کے ایک مدرسے میں ’’اسلام‘‘ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں وہ اس فتنہ وفساد اور میرے خاندان کو ناجائز ڈرانے دھمکانے کے معاملے میں صفِ اول میں ہیں۔ مثلاً 19 اکتوبر کو یہ مدرسہ طالب علم لاہور سے اپنے اساتذہ کو ساتھ لائے اور مکرم نصیر احمد صاحب کے پندرہ سالہ بیٹے کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ ان فسادیوں کی یہ سازش تو کامیاب نہ ہوسکی مگر یہ سارا کنبہ شدید ذہنی اذیت اور بے امنی کے ماحول میں جی رہا ہے۔

......فسادی مُلّاں

ضلع رحیم یارخان میں ایک مقام ’’بستی شادی خان‘‘ کا مولوی راشد مدنی سارے علاقہ میں احمدیت کی مخالفت میں انتہائی سرگرم ہے۔ مثلاً جمعہ المبارک کے خطبوں میں لوگوں کو معصوم احمدیوں پر حملہ کرنے کے لئے عام مسلمانوں کو اکسانا اور احمدیہ مخالف شرانگیز لٹریچر کی تقسیم اس کے کام ہیں۔ اس کی ان ناجائز سرگرمیوں کی اطلاع لوکل پولیس کو کردی گئی جس پر پولیس نے خطبہ جمعہ سے قبل پہنچ کر اس کو لاؤڈ سپیکر کے استعمال سے روک دیا اور آئندہ ایسی شرارتوں سے باز رہنے کا کہا۔ گاؤں کے نمبردار اور دیگر لوگوں نے پولیس کے آفیسر کو بتایا کہ وہ ایک مدت سے احمدیوں کے ساتھ رہ رہے ہیں اور انہیں احمدیوں سے کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ اور انہی لوگوں نے اے ایس پی سے وعدہ بھی کیا کہ وہ شریر مولویوں کو دوبارہ اپنے گاؤں میں نہیں بلائیں گے۔

جب اس مولوی کو گاؤں سے بے دخل کردیا گیا اور آئندہ کبھی نہ آنے کا کہا گیا تو وہ صادق آباد کے ایس ایچ او سے جا کر ملا اور شکائت کی کہ بستی شادی خان کے احمدیوں نے اپنی مسجد پر مینارے تعمیر کئے ہوئے ہیں اور قانون کے مطابق احمدیوں کے لئے ایسا کرنا ایک جرم ہے۔ اسی فسادی مولوی نے ایس ایچ او کو احمدیت مخالف بدنام زمانہ صدارتی آرڈیننس کی نقول بھی مہیا کیں۔ اس پر ایس ایچ او نے مقامی احمدی عہدیدار کو بلایا۔ جب صدر جماعت نے اپنی ملاقات میں ساری صورت حال واضح کی تو ایس ایچ او نے وعدہ کیا کہ وہ احمدیوں سے تعاون کرے گا اور کسی کو بھی امن وامان کی صورت حال خراب نہیں کرنے دے گا۔

اب جب مُلّاں نے فتنہ وفساد کی کوئی بھی صورت بنتی نہ دیکھی تو ستّر اسّی آدمی جمع کرکے اس گاؤں کے باہر ایک کانفرنس کی اور اپنی تقریر کے دوران دھمکی دی کہ اگر انتظامیہ نے اس کے مطالبات نہ مانے تو وہ خود احمدیہ مسجد کے مینارے گرائے گا۔ اس دوران اس کی ’’مذہبی‘‘ کانفرنس کے حاضرین ہوائی فائرنگ کا شغل بھی کرتے رہے۔

اس ’’آتشی کانفرنس‘‘ میں متعلقہ گاؤں کا ایک بھی آدمی شامل نہ ہوا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مقامی ایس ایچ او امن وامان قائم رکھنے کی پوری کوشش کررہا ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے نام پر سرگرم ایسے فسادی عناصر سے آہنی ہاتھوں سے نپٹا جائے تاکہ وہ اپنے باقی ساتھیوں کے لئے موجب عبرت بنیں اور کسی کو بھی معاشرے کا امن خراب کرنے کی جرأت پیدا نہ ہو۔

......مُلّاں اور سرکار کی ملی بھگت۔۔احمدی اپنی ہی زمین کے قبضہ سے محروم

ربوہ ہمیشہ سے ہی فتنہ فساد پھیلانے والے ملاؤں کے عین نشانے پر رہا ہے۔ ربوہ کی زمین 1948 میں احمدیوں نے حکومت سے 99 سال کے لئے لیز پر حاصل کی تھی۔ تب یہ سارا علاقہ ایک بنجر اور بے آباد میدان تھا۔ اور اس الٰہی جماعت کے لوگوں نے اپنے امام کی نگرانی میں اس کو سبزہ زار بنایا۔ مگر 1974ء کے بعد پنجاب کی حکومت نے ربوہ کی زمین کا بڑا حصہ اس غرض سے ہتھیا لیا تھا کہ اس پر مولویوں کو بسایا جائے۔ اس مقبوضہ زمین پر بائیس احمدی خاندان پہلے سے آباد تھے۔ سن 1976ء میں لاہور ہائی کورٹ نے ان احمدیوں کی اپنے پلاٹوں پر ملکیت تسلیم کرلی تھی مگر صوبائی حکومت نے اس عدالتی فیصلہ کی تعمیل سے گریز کیا۔ ایسی صورت حال میں اکثر احمدیوں نے اپنے گھر یا پلاٹ بیچے اور دوسری جگہ منتقل ہوگئے اور باقی ماندہ احمدیوں کو ان کے اپنے ہی گھروں سے جبراً بے دخل کر دیا گیا۔ ایسا ہی معاملہ مکرم بشیر احمد صاحب کا ہے جو مکان نمبر 15/23 دارالنصر شرقی کے مالک ہیں مگر 2005ء سے وہ اپنے ہی گھر کے مختار نہیں ہیں۔ یعنی وہ گزشتہ پانچ سال سے اس نام نہاد ’’مسلم کالونی‘‘ کے فسادی مُلّاؤں کا جبر سہہ رہے ہیں جن کو پولیس کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ اس عرصہ میں مکرم بشیر احمد صاحب پر حملہ کیا گیا، ان کے کرایہ داروں کو جبراً مکان سے باہر نکال دیا گیا اور اس وقت یہ گھر ’’مسلم کالونی‘‘ کے فتنہ پرداز غُنڈوں کے قبضہ میں ہے۔ جب یہ ساری صورت حال مقامی پولیس افسر کو بتا کر جائز قانونی مدد کا کہا گیا تو اس نے ملاں کے خوف سے مدد کرنے سے معذرت کرلی اور پولیس کے اعلیٰ افسران کے پاس جانے کا مشورہ دے دیا۔

اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اپنے گھر کا مالک ہونے کے باوجود ایک شخص کرایہ کے مکان میں گذارہ کر رہا ہے۔

......آزاد کشمیر سے ایک اور رپورٹ

آزاد کشمیر کے خطہ زمین میں بھی احمدی مظالم کا شکار بن رہے ہیں اور یہاں کے سیاست دان اس کڑوے سچ کا کھلم کھلا اظہار بھی کرتے ہیں کہ وہ اس میں شریک جرم ہیں۔ یہ باتیں شدت پسند عناصر حتیٰ کہ سرکار کی طرف سے (محض کاغذات میں) کالعدم قرار دی گئی تنظیموں کو شہہ دیتی ہیں کہ وہ احمدیوں کو سرعام نقصان پہنچائیں اور ڈراتے دھمکاتے رہیں اور ان پر کوئی بھی گرفت نہ ہوگی۔

8 اکتوبر کو بھمبر کے قریب ایک جگہ ’’ڈھیری واٹاں‘‘ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور اس کانفرنس کا انتظام وانصرام ’’جیش محمد‘‘ کے جوانوں کے سپرد رہا۔ مقررین نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ تمام لوگ جو احمدیت قبول کرچکے ہیں ان سے توبہ کروائیں گے اور اس کانفرنس میں احمدی تاجروں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اسی علاقہ میں ایک احمدی مکرم خورشید احمد صاحب جو اپنا کلینک چلاتے ہیں مکمل بائیکاٹ کی زد میں ہیں نیز یہاں کے ایک نومبائع احمدی کو اس کے گھر سے نکالا گیا اور خاندان سے جدا کر دیا گیا ہے۔ تنظیم ’’جیش محمد‘‘ کے ارکان بازاروں اور دفاتر میں احمدیہ مخالف شرانگیز لٹریچر پھیلانے میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ یہ پرزور احمدیت مخالف مہم ایک وزیر پیر عتیق الرحمان کی نگرانی میں جاری ہے۔ جس کے خیال میں ان ظالم اور متشدد مذہبی گروپوں کی سرپرستی ہی اس کی سیاسی قوت میں اضافہ کا موجب ہے۔

لوگوں میں پھیلائے جانے والے اس نفرت انگیز لٹریچر پر انگلستان کا درج ذیل پتہ درج ہے:

’’ختم نبوت اکیڈمی۔
387 کیتھرائین روڈ فورسٹ گیٹ
E7 8LT یوکے
فون نمبر: 020 84714434‘‘
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

......شہداء کے لواحقین کو دھمکیاں۔

مردان کے احمدی شیخ جاوید احمد صاحب کو متعدد دھمکی آمیز پیغام موصول ہورہے ہیں۔ قبل ازیں صرف گزشتہ دو ماہ کے عرصہ میں انکے ایک بھتیجے مکرم شیخ عامر رضا صاحب اور ان کے ایک بھائی مکرم شیخ محمود احمد صاحب معاندین احمدیت کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کئے جاچکے ہیں۔ اب کی بار یوں معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جاوید صاحب مخالف دشمنوں کی ہدف پر ہیں۔ ان کو روزانہ بلاناغہ دھمکی آمیز فون آرہے ہیں۔ اور پولیس ابھی تک دونوں شہداء کے قاتلوں تک پہنچنے میں ناکام پائی گئی ہے ایسی صورت حال میں مکرم شیخ صاحب کی فیملی اور بچے شدید خوف کے سائے میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

(احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ؍دسمبر سے علم ہو چکا ہوگا کہ 23 ؍دسمبر کو مکرم شیخ جاوید احمد صاحب کو بھی بڑی بے دردی سے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کردیا گیا۔)

......احتجاج اور مظاہرے۔

خانیوال: ضلع بھر میں مولویوں کی قیادت میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ نیز مولویوں نے مخالف احمدیہ زہریلا لٹریچر تقسیم کیا اور دوکانداروں کو تلقین کی کہ وہ احمدیوں کو سودا سلف نہ بیچیں۔ ضلع بھر میں احمدیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ کی کوشش کی گئی۔ ایک خاص اجلاس میں مُلّاؤں نے احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا اعلان کیا۔

خوشاب: حکومت کی طرف سے کالعدم قرار دینی جانے والی شدت پسند مذہبی تنظیمیں ضلع بھر میں احمدیوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ مثلاً لوگوں کو موبائل فون پر احمدیت مخالف ایس ایم ایس بھیجے جارہے ہیں۔ اطہر حسین گروپ نے مجلس رضا کے زیر انتظام دیگر کئی تنظیموں سے مل کر گزشتہ برس کی طرح امسال بھی ایک نعت کانفرنس منعقد کروائی اور اس کے لئے شہر کے مرکزی بازار کا انتخاب کیا گیا اور آنے جانے والے راستے بند کردئے گئے۔ اس کانفرنس کا اصل مقصد سامعین کو احمدیوں کے خلاف اکسانا

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں